رحمتِ دو عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم کے میلادِ پاک کے حوالے سے ایک نادر و نایاب تحریر

جس سہانی گھڑی چمکا

طیبہ کا چاند

تصنیف لطیف

قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سیدنا الشیخ

سید عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رحمہ اللہ تعالیٰ

اردو ترجمہ

جانشین شرف ملت

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

(ایم اے، پی ایچ ڈی جامعۃ الازہر)

زیر سرپرستی

علامہ عمر حیات قادری

چیئرمین صُفّہ فاؤنڈیشن

صُفّہ فاؤنڈیشن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

محبوب سبحانی قطب ربانی

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے عربی رسالہ "میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

کا اردو ترجمہ بنام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

مکہ مسجد بولٹن (انگلینڈ)

کی انتظامیہ کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے

رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ پاک
کے حوالے سے ایک نادر و نایاب تحریر

جس سہانی گھڑی چمکا
طیبہ کا چاند

قطبِ ربانی غوثِ صمدانی حضرت سیدنا الشیخ

سید عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
(ایم اے پی ایچ ڈی جامعۃ الازہر)

صُفّہ فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Suffah foundation

ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
صدق اللہ العظیم

محبوب سبحانی قطب ربانی

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے عربی رسالہ ”میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم“

کا اردو ترجمہ بنام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

مکہ مسجد بولٹن (انگلینڈ)

کی انتظامیہ کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

Suffah foundation

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	بُرجِ سبحانی گیارہویں کا چاند
تصنیف لطیف	سیدنا عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ
اردو ترجمہ	ڈاکٹر مسرت احمد مسعودی الازہری
زیر نگرانی	علامہ محمد عمر حیات قادری
ناشر	صفہ فاؤنڈیشن
تاریخ اشاعت	جون 2013ء
باہتمام	محمد مقدم علی
طابع	حافظ نثار احمد قادری 0321-7226193

* صفہ فاؤنڈیشن مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون 042-36664563
* مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور Ph:042-37226193, Cell:0321-7226193

U.K. Suffah Foundation, PO Box 1625, Huddersfield HD1 9QW (U.K)
Markazi Jamia Masjid Ghausia, 73 Victoria Road, Huddersfield
www.suffahfoundation.com // info@suffahfoundation.com
Web:www.facebook.com/suffahfoundation

For Donation: Bank Name: HSBC Account Name: Suffah Foundation
Account # 74092694 Sort Code: 40-25-10
International Band Account # GB36MIDL40251074092694
Branch Identifior Code MIDLGB2104U

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر رسالے کا ترجمہ بارگاہِ غوث الوریٰ سے حاصل ہونے والے اُس لطف و کرم کا تسلسل ہے جو مجھ عاجز کو حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والے سراپا شفقت استاذ، مربی اور والدِ گرامی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کے توسّط سے نصیب ہوا۔

آپ کی آرزو تھی کہ جہانِ محبوب سبحانی کے عنوان سے ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا مرتب کیا جائے۔

آپ نے شدید علالت کے ایام میں علاج کے لیے پس انداز کی ہوئی رقم سے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نزهة الخاطر اور شیخ شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ کی بهجة الاسرار طبع کروا کر حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا مظاہرہ کیا۔

آپ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستگی اور نسبت لے کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهُ مَعَ النَّبِيِّيۡنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيۡنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَحۡيِنَا مُسۡلِمِيۡنَ وَ اَمِتۡنَا مُسۡلِمِيۡنَ وَ اَلۡحِقۡنَا بِالصَّالِحِيۡنَ غَيۡرَ خَزَايَا وَ لَا مَفۡتُوۡنِيۡنَ بِلُطۡفِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ۔

فہرست

1	انتساب	3
2	عرضِ ناشر	9
3	مقدمہ از مترجم	13
4	حضور غوثِ اعظم سے متعلق مترجم کے دیگر علمی کاموں کی تفصیل	17
5	مقدمہ از فخرِ رضویت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ	22
6	تقریظِ جمیل از پیرِ طریقت ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ	24
7	کلماتِ تحسین از فاضل جلیل سید ضیاء محی الدین گیلانی مدظلہ	30
8	کنگ سعود یونیورسٹی کی ڈیجیٹل لائبریری میں پیشِ نظر رسالے کا پیج	33
9	کنگ سعود یونیورسٹی کی ڈیجیٹل لائبریری سے دستیاب ہونے والے مخطوطے کا پہلا صفحہ	34
10	پیشِ نظر مخطوطے کا آخری صفحہ	35
11	ترکی سے شایع ہونے والے رسالے کا ٹائٹل	36
12	ترکی سے شایع ہونے والے رسالے کا پہلا صفحہ	37
13	ترکی سے شایع ہونے والے رسالے کا آخری صفحہ	38

14	آغازِ کتاب	39
15	مقدمہء مصنف	39
16	توحید و رسالت کی گواہی	39
17	عاجز بندے کے لیے اپنے ربّ کی کماحقہ کی ثناء کر لینا ناممکن ہے	39
18	جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے	41
19	حضور ﷺ کے وسیلہ سے کائنات پر فضل و کرم کی بارش برسنا	41
20	حضور ﷺ کو تخلیقی عمل سے بھی پہلے رسالت کے لیے چنا گیا	41
21	حضور ﷺ ہی کی طرف سفر وسیلہ ظفر ہے	41
22	کون و مکاں کی رونقیں حضور ﷺ ہی کی طفیل ہیں	43
23	حضور ﷺ کے اولِ خلق ہونے کا تذکرہ	43
24	نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ	44
25	حضور ﷺ گروہ انبیاء کے قائد اور تاجِ رسالت کا تابندہ ہیرا ہیں	45
26	اعلانِ نبوت	45
27	حضور ﷺ کی بے مثال فصاحت و بلاغت کا ذکرِ جمیل	46
28	سفرِ معراج شریف	46
29	مشمولاتِ معراج کا اجمالی تذکرہ	47
30	حضور ﷺ کی اپنے ربّ سے ملاقات کا تذکرہ	49

31	معراج کی رات حضور ﷺ کا اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضری اور مناجات کے وقت اپنے احباب کو یاد رکھنا	51
32	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کی بشارت دینے کا تذکرہ	52
33	حضور ﷺ کو معراج کے موقعہ پر دیدارِ الٰہی نصیب ہوا	53
34	حضور ﷺ کو حاصل ہونے والی منفرد فضیلتوں کا تذکرہ	55
35	حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کو بار بار اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں لوٹانا	60
36	رحمتِ دو عالم ﷺ کے نسب اور آپ کی ذاتِ مبارک کی طہارت	61
37	رحمتِ دو عالم ﷺ کا نسب زمانے بھر سے پاکیزہ تر ہے	61
38	رحمتِ دو عالم ﷺ سے نسبت آباؤ اجداد اور آلِ پاک کے لیے عزت کا سبب ہے	62
39	صفاتِ محبوب ﷺ کا بیان	62
40	دنیا میں رحمتِ دو عالم ﷺ کی پیدائش کے وقت عجائبات کا ظہور	63
41	کائنات نے آپ ﷺ کی آمد پر خوشی منائی	63
42	دنیا میں رحمتِ دو عالم ﷺ کی جلوہ گری پر جنت آراستہ ہوئی اور دوزخ کے دروازے بند ہوئے	63
43	حضور علیہ السلام کی ولادت پر ایوانِ کسریٰ کے کنگرے گر گئے	63

44	حضور ﷺ کی آمد سے پہلے ہر مہینے ایک منادی کا آپ کی آمد کے متعلق ندا دینا	63
45	حضور علیہ السلام کی آمد نے کائنات کو اپنے انوکھے نور سے روشن کردیا	63
46	حضور ﷺ کی ولادت کے وقت فرشتوں کا آپ ﷺ کا استقبال کرنا	64
47	نورِ محمدی ﷺ کے سامنے تمام روشنیوں کا ماند پڑنا	64
48	بداية الرسالة	65
49	مُقدمة المحقق	67
50	مقدمة المصنف	71
51	شهادة التوحيد والرسالة	71
52	الحبيب المصطفى صلى الله عليه وسلم روح للكون	73
53	النور الاحمدی وبيانه	75
54	رحلة الاسراء والمعراج	77
55	طهارة نسبه وذاته صلى الله عليه وسلم	86
56	ظهور الخوارق عند مولده صلى الله عليه وسلم	87
57	تعارفِ مترجم: ازقلم حکیم عظمت اللہ نعمانی رحمہ اللہ	89

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

احیائے دین اور اصلاح وتجدید کی تاریخ میں امتِ مسلمہ کی زندگی پر اثرات مرتب کرنے والی شخصیات میں ایک بڑا معتبر نام غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، سیدنا الشیخ السید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، آپ نجیب الطرفین سید، شیخِ وقت، اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم، مشائخِ وقت اور اہلِ طریقت کے تاجدار تھے، ملتِ اسلامیہ کے اخلاقی انحطاط اور عہدِ زوال میں احیائے دین کے حوالے سے آپ کی خدمات کو جو دوام میسر آیا وہ تاریخ میں کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا بلکہ "محی الدین" (دین کو زندہ کرنے والا) کا لقب آپ کے ہی کے نام کا حصہ بنا ہے۔

آپ نے علمی اور روحانی اعتبار سے امتِ مسلمہ کو تربیت یافتہ افراد مہیا فرمائے، جنہوں نے امت کے تنِ مردہ میں نئی روح پھونک دی اور اپنے دور کے مسائل ومصائب اور مشکلات کا شریعت وطریقت کی روشنی میں نہ صرف حل پیش کیا بلکہ امتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ کو از سرِ نو بحال فرمایا۔ احیائے دین کی اس تحریک میں آپ نے اپنی ابلاغی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے بروئے کار لاتے ہوئے چھٹی صدی کی مشکلات اور چیلنجز کا مقابلہ کیا اور لوگوں کی علمی وروحانی تربیت فرمائی۔

اللہ تبارک نے آپ کو جن علوم سے نوازا تھا وہ آپ نے اپنے شاگردوں کو بہت فیاضی سے منتقل فرمائے، اسی طرح شریعت وطریقت کی راہوں پر چلتے

ہوئے آپ کو احوال و کیفیات کی جو دولت عطا ہوئی تھی وہ بھی آپ نے اپنے وابستگان میں تقسیم فرمائی، آپ کے روحانی و علمی فیوض و برکات اب بھی دنیا بھر میں تقسیم ہو رہے ہیں اور فیض کے یہ چشمے قیامت تک جاری و ساری رہیں گے، آپ نے ایک عام آدمی سے لیکر بادشاہوں تک کی اصلاح فرمائی اور اِس مقصد کے لئے آپ نے جہاں زندگی کے ہر شعبے کے لئے لاکھوں افرادِ کار تیار کئے وہیں امتِ مسلمہ کو عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے ایسا مفید لٹریچر بھی عطا فرمایا جو صبحِ قیامت تک دلوں کی دنیا میں ایمان کی حرارت بڑھانے میں مدد دیتا رہے گا۔ آپ نے اپنی خانقاہ میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کو بھی ضروری سمجھا اور اِس مقصد کے لئے ایک مکمل شعبہ قائم کیا جو آپ کے خطبات و ملفوظات کو قلمبند کر لیتا تھا اسلام کی قدروں کو اجاگر کرنے، رافضیوں اور خارجیوں کے عقائدِ باطلہ کا پردہ چاک کرنے اور اِن نظریات کی تردید میں کتابیں شائع کرتا تھا تاکہ دین کی اصل روح سامنے آسکے، پیشِ رسالہ مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی آپ کی تصنیفات میں سے ایک اہم اور خوبصورت تحریر ہے۔

راقم الحروف گذشتہ دنوں بغداد شریف اور حرمین شریفین کی حاضری سے واپس آیا تو اُسے ای میل کے ذریعے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عربی رسالے مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اردو ترجمہ ''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند'' موصول ہوا۔ پیش نظر رسالہ مطبوعات کی دنیا میں ایک اہم اضافہ ہوگا۔ ہماری درخواست پر ہمارے فاضل دوست برادرِ محترم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی مدظلہ العالی

نے بڑی محنت، عرق ریزی اور ذوق و شوق سے نہ صرف اِس کا اردو ترجمہ کیا بلکہ اس مخطوط رسالے کے عربی متن کا ایک مطبوعہ نسخے سے مقارنہ کرنے کے بعد اِس کے عربی متن پر حاشیہ میں انتہائی قیمتی اور مفید حواشی کا اضافہ بھی کیا ہے۔

ساؤتھ افریقہ سے اہلِ سنت و جماعت کی ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا عبد الھادی قادری مدظلہ العالی اِس اہم رسالے کو انگلش میں بھی منتقل فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالی ہماری اِس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

قبل ازیں اللہ تعالی کی توفیق سے ہم نے حضور غوثِ پاک کی ذات پر لگائے گئے کچھ بے بنیاد اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی محدثِ تیونس علامہ محمد بن مصطفیٰ عزوزمکی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف السَّیْفُ الرَّبَّانِیُّ فِیْ عُنُقِ الْمُعْتَرِضِ عَلَی الْغَوْثِ الْجِیْلَانِیْ کا اردو ترجمہ ''شہبازِ لامکانی'' کے عنوان سے شائع کیا اور اب ہمیں میلاد شریف کے حوالے سے حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اِس رسالے کو شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے اور اِن شاء اللہ عنقریب صفہ فاؤنڈیشن آپ کی خدمت میں روافض کے عقائدِ باطلہ کے رد میں لکھے گئے حضور غوثِ اعظم کے عربی رسالے کو بھی اردو زبان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گی۔

مذکورہ بالا رسالے کے بعد ہم برصغیر پاک و ہند میں حضور غوث اعظم کے فیوض و برکات اور توجہات سے مالا مال ہونے والے چودھویں صدی کے عظیم مجدد امام احمد رضا خان بریلوی کی شخصیت و عقائد پر ''البریلویہ'' نامی کتاب میں لگائے گئے بے بنیاد اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی ایک کتاب ''البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ'' کا عربی ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں، یاد رہے کہ

موضوعِ کتاب شخصیت اور کتاب کے مصنف دونوں حضرات قادری نسبت کے حامل ہیں، شرفِ اہلِ سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق اور دلائل کی بنیاد پر اپنے دادا پیر امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نہ صرف دفاع کیا ہے بلکہ دفاع کا حق ادا کر دیا ہے، ہم نے کافی عرصہ پہلے محترم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب سے اِس کتاب کے عربی ترجمہ کی درخواست کی تھی الحمد للہ اُنہوں نے نہ صرف اِس کا جدید عربی میں ترجمہ مکمل کر لیا بلکہ اِس کتاب کی کمپوزنگ بھی کروالی ہے اور اِس اہم کتاب کی طباعت کے ذریعے اِن شاء اللہ ہم ایک بہت بڑی اجتماعی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو سکیں گے اور غوثیہ نسبت رکھنے والی اِس عظیم ہستی پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات کا کھوکھلا پن عرب محققین سامنے واضح کر سکیں گے۔

اِس کے ساتھ ساتھ ہم عنقریب مصر کے نامور عالم ڈاکٹر محمود صبیح مصری کی عربی کتاب اخطاء ابنِ تیمیہ کا اردو ترجمہ "ابن تیمیہ کی خطائیں" کے نام سے اور مدینہ منورہ کے نامور محدث ڈاکٹر ابراہیم ملا خاطر کی کتاب: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کفار پر" اِسی طرح شام کے نامور محدث شیخ عبد اللہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب: سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا اردو ترجمہ بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ صفہ فاؤنڈیشن کی اشاعتی کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے سراپا اخلاص معاونین کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

محمد عمر حیات قادری — ۲۲ فروری ۲۰۱۳ء

چیئرمین صفہ فاؤنڈیشن، حال مقیم برطانیہ — ۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ مترجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے راقم الحروف کو پہلے تو محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی سیدنا الشیخ سید عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی پر بعض بے بنیاد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ایک کتاب: السَّیفُ الرَّبَّانِیُّ فِی عُنُقِ الْمُعتَرِضِ عَلَی الْغَوثِ الْجِیلَانِی کے اردو ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی ۔ اور اُس کریم ربّ کی عنایات کا تسلسل ہے کہ اب میلاد شریف کے حوالے سے تحریر کئے گئے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مختصر مگر جامع رسالے کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اپنے انعام یافتہ لوگوں کی محبت، اور سنگت نصیب رکھے۔

عربوں میں نثری میلاد ناموں کی ایک روایت اب بھی موجود ہے، ماہِ ربیع الاول میں یہ میلاد نامے ذوق وشوق سے پڑھے اور سنے جاتے ہیں اِن میں حضرت سید جعفر بن حسن حسینی شافعی برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کا میلاد نامہ سرِ فہرست ہے، پیشِ نظر رسالہ بھی اِنہی میلاد ناموں کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، تعجب کی بات ہے کہ یہ رسالہ ابھی تک غیر مطبوع تھا، یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اِس کے مخطوطے کہاں کہاں محفوظ ہیں، فی الحال اِس کا ایک مخطوطہ اور ایک مطبوعہ نسخہ دستیاب ہوا ہے، دستیاب مخطوطہ سعودی عرب کے شہر ریاض میں قائم کنگ سعود یونیورسٹی کی آن لائن ڈیجیٹل

لائبریری میں ۵۶۷۵ کے تحت موجود ہے، اِس کے آغاز میں کتاب کے بارے میں یوں تحریر کیا گیا ہے:

مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،لَعَلَّهُ تَأْلِيفُ الْجِيْلَانِيِّ عَبْدِ الْقَادِرِ بنُ مُوْسٰى۔

كُتِبَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ عَشَرَالْهِجْرِيِّ۔

مَكْتَبَةُ جَامِعَةِ الْمَلِكْ سَعُوْدُ قِسْمُ الْمَخْطُوْطَاتِ

الرقم:٥٦٧٥_٧١٨٥

اَلْعُنْوَانُ: مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اَلْمُؤَلِفُ:اَلْجِيْلَانِيُّ، عَبْدُالْقَادِرِ بن مُوْسٰى۔

عَدَدُ الأَوْرَاقِ : ٧

مذکورہ بالا یونیورسٹی کی لائبریری نے اِس رسالے کو محفوظ کر کے علم دوستی اور دیانتداری کا مظاہرہ کیا ہے، یونیورسٹی کے علم دوست حضرات اِس علمی خدمت پر قابلِ مبارکباد ہیں۔جبکہ اِسے انٹرنیٹ پر Up Load کئے گئے مخطوطات میں سے دریافت کرنے اور طبع کروانے کی سعادت ہمارے دیرینہ دوست علامہ محمد عمر حیات قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کو نصیب ہو رہی ہے۔ اُنہیں مخطوطات سے عشق کی حد تک لگاؤ ہے، وہ وقتاً فوقتاً انٹرنیٹ کے ذریعے مخطوطات نہ صرف تلاش کرتے ہیں بلکہ مجھے اور اپنے دیگر احباب کو ای میل کے ذریعے بھیجتے بھی رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہیں علم اور علماء سے محبت پر بہترین اجر عطا فرمائے۔

علامہ محمد عمر حیات قادری صاحب نے ہی پیشِ نظر رسالے کا مخطوط نسخہ

بھجوایا تھا اور پھر اُنہوں نے ہی اِس کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی نہ صرف حاصل کیا بلکہ فوری طور پر ای میل کے ذریعے مجھے ارسال بھی کر دیا، یہ نسخہ مَرکزُ جِیلانِیْ لِلبُحُوثِ العِلْمِيَّه استنبول سے ڈاکٹر سید محمد فاضل جیلانی الحسنی حفظہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔اِس رسالے کی پیشانی پر تحریر ہے: سِلْسِلَةُ كُتُبِ الشَّيْخِ السَّيِّدِ الشَّرِيفِ عبدِ الْقَادِرِ الجِيْلَانِي۔

ہمارے پیشِ نظر مخطوط میں رسالے کا نام مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تحریر تھا، جبکہ ڈاکٹر صاحب کے شائع کردہ رسالے کے سرورق پر: البُلْبُلُ الصَّادِيْ بِمَوْلِدِ الهَادِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وسَلَّمَ تحریر ہے، ڈاکٹر صاحب نے آیات واحادیث کی تخریج کے ساتھ انتہائی مفید حواشی کا اضافہ بھی کیا ہے مگر اُنہوں نے نہ تو یہ وضاحت فرمائی کہ اُن کے پیشِ نظر مخطوط کہاں سے حاصل کیا گیا اور نہ ہی دیگر مخطوطات سے اِس مخطوطے کا تقابل کیا گیا تھا، مگر پھر بھی عاشقانِ رسولِ مقبول ﷺ اور محبینِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان مہیا ہو گیا، اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس عظیم علمی اور روحانی خدمت پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

راقم الحروف نے اپنی استطاعت کے مطابق عربی متن میں مخطوط اور مطبوع کا مقارنہ کیا اِس دوران حاشیہ میں ترکی سے طبع ہونے والے نسخہ کی نشاندہی (ت) کے ساتھ کی گئی ہے، رسالے کی پیرابندی کی گئی ہے اور علاماتِ ترقیم کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، ترجمہ کے دوران کہیں کہیں قوسین میں مختصر وضاحت بھی کی گئی ہے، امید کی جاتی ہے کہ عرب ممالک میں قیام پذیر اہلِ محبت اِس رسالے کے مزید مخطوطے تلاش کریں گے تاکہ اِن مخطوطات کا تقابل کر کے مزید بہتر نسخہ تیار کیا جا سکے۔

عرب دنیا میں رائج میلادناموں کے اُسلوب وآہنگ میں ڈھلا ہوا محبوبِ سبحانی حضرت غوثِ اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کا مسجع مقفی طرزِ بیان کہیں بھی تکلف پر مبنی نظر نہیں آتا بلکہ شروع سے آخر تک سلیس شستہ اور رواں دکھائی دیتا ہے بلکہ بیشتر مقامات پر اِس رسالے کی انفرادی شان جلوہ گر نظر آتی ہے۔ قرآنی آیات سے اقتباسات نے جہاں رحمتِ دو عالم ﷺ کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے وہیں زبان وبیان کی دلکشی میں اضافہ بھی کیا ہے، پیشِ نظر رسالہ اگرچہ میلاد کا عنوان لئے ہوئے ہے مگر اِس کا ایک حصہ معراج کے بیان پر مشتمل ہے جو دلوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کو راسخ کر رہا ہے، زیرِ نظر رسالے میں جہاں علمی گہرائی اور تصوف کی چاشنی پائی جاتی ہے وہیں اِس کے ایک ایک جملے سے عربی زبان کی حلاوت اور فصاحت جھلکتی ہے، یہ میلادنامہ اپنے ظاہری محاسن کے ساتھ ساتھ اپنے اندر علمی روحانی اور وجدانی معانی اور مفاہیم کا ایک جہان لئے ہوئے ہے، آخر لکھا ہوا کس شخصیت کا ہے؟ وہ سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ جنہیں رحمتِ دو عالم ﷺ اور سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ نے براہِ راست علمی فیضان سے نوازا، آپ کے الفاظ فصاحت، بلاغت اور سلاست سے تو آراستہ ہیں ہی مگر یہ کلماتِ طیبات اپنے اندر محبتِ رسول ﷺ کے اثرات اور وجدانی کیفیات کی ایک دنیا بھی سمیٹے ہوئے ہیں، اِس لئے کہ یہاں آورد کا تو شائبہ بھی نہیں بلکہ یہ رسالہ اپنے آغاز سے اختتام تک آمد ہی آمد ہے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ حبِ الٰہی اور محبتِ رسول کے جام پینے کے بعد حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خاص کیفیات میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

مخطوط کے حاشیہ پر دو رباعیاں درج تھیں مجھے اِن کے حوالے سے تشویش سی رہی کہ اِنہیں متن میں کہاں ثبت کیا جائے؟ اور جب ڈاکٹر سید محمد فاضل جیلانی صاحب کا طبع کردہ نسخہ سامنے آیا تو اُس میں یہ دونوں رباعیاں موجود نہیں تھیں جس سے مجھے یہ رائے قائم کرنے میں مدد ملی کہ شاید پیشِ نظر مخطوط میں یہ دونوں رباعیاں کاتب نے یا کسی قاری نے عربی متن کے بائیں طرف تحریر کر دی ہوں گی، وہ دونوں رباعیاں درج ذیل ہیں:

یا ناشد المعالی غنّنی   فی مدیح المصطفی یا مُنشدی
ثم کرِّرها وزدنی شجنا   انها تحلو من الصَّوت الندی

اے بلندیوں کے نغمے الاپنے والے نعت خوان ذرا مجھے بھی مصطفیٰ کریم (ﷺ) کی نعت سنا دے۔ پھر ایک کے بعد دوسری نعت سنا کر میرے سوز وگداز کو اور بڑھا دے، آپ کی نعت ہر دلنشیں آواز سے زیادہ شیریں ہے۔

غنِ لی سوطا بمدح المصطفی   فمدیح المصطفیٰ عندی حلا
طیب الألحان بالصوت الحسن   انه یحلو عن القلب الحزن

مجھے مصطفیٰ کریم ﷺ کی مدح سناؤ آپ کی مدح میرے لئے نہایت شیریں ہے۔ آپ کی مدح میں اچھی آواز کے ساتھ بہترین الحان دل سے حزن وملال دور کرتے ہیں۔

پیشِ نظر رسالہ ابھی کمپوزنگ کے مرحلہ میں ہی تھا کہ کچھ اہلِ محبت نے سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھے گئے تین رسائل کو مرتب کرنے اور ورڈ (Word) میں کمپوز کروانے کی خواہش ظاہر کی، راقم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

الخَزَائِنُ القَادِرِیَّةُ کے نام سے یہ مجموعہ مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ رسائل ورڈ میں کمپوز ہوچکے ہیں اور اِن شاء اللہ عنقریب منظرِ عام پر آجائیں گے۔

پہلا رسالہ نُزْهَةُ الْخَاطِرِ الْفَاتِرِ فِیْ تَرْجَمَةِ سَیِّدِیْ الشَّرِیْفُ عَبْدِ الْقَادِرِ سُلْطَانِ الأَولِیَاءِ الأَکَابِرِ الحَسَنِی الْحُسَینِیْ الْجِیلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تعالی عنه۔ حضرت ملا علی قاری علیه رحمة الباری کا ہے جسکا عربی متن تحقیق وتخریج کے ساتھ غالباً بہت عرصہ کے بعد طبع ہورہا ہے، اِس کا پہلا ایڈیشن کب اور کہاں سے شائع ہوا اِس کا کچھ اندازہ نہیں کیونکہ اِس کا کوئی مطبوعہ نسخہ تلاش بسیار کے باوجود دستیاب نہ ہوسکا، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں والدِ گرامی حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دَارُ الکُتُبُ الْمِصْرِیَّة سے دستیاب ہونے والے مخطوط کو محفوظ کرنے کے لئے اِس کا عکس لے کر جوں کا توں چھپوادیا تھا اور اُنہوں نے فرمایا تھا: آنے والے وقت میں کوئی ادارہ اِسے تحقیق وتخریج کے ساتھ شائع کروادے گا۔ اور الحمد للہ کہ اِس وقت یہ رسالہ طباعت کے مرحلے میں ہے۔

دوسرا رسالہ زبدۃ الاسرار شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، تیسرا رسالہ طَرْدُ الأَفَاعِیْ فِیْ حِمَیْ هَادٍ رَفِعِ الرِّفَاعِیْ ہے۔ جبکہ چوتھا رسالہ الزَّمْزَمَةُ القُمَرِیَّةُ فِیْ الذَّبِّ عَنِ الْخَمْرِیَّةِ ہے، عاشقِ غوثُ الوریٰ سیدی احمد رضا رحمہ اللہ کے اِن دونوں اردو رسالوں کا عربی ترجمہ کرنے کی سعادت بھی راقم السطور کو حاصل ہوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکر لَهٗ۔

حضرت غوثِ اعظم کے پیشِ نظر رسالے کا اردو ترجمہ کرنے کے بعد استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی سے تقریظ کے لئے گذارش کی تو آپ نے چند مقامات پر نہایت شفقت سے ترجمہ کی اصلاح فرمائی

اور ایسے کلمات کے ساتھ حوصلہ افزائی بھی فرمائی کہ مجھے والدِ گرامی علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شفقتیں یاد آگئیں، اِس سے قبل آپ مجھے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں اجازت وخلافت سے بھی نواز چکے ہیں، میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اہلِ سنت کے سروں پر آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

میں بہت شکر گزار ہوں حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسلِ پاک سے تعلق رکھنے والے وسعتِ مطالعہ، اعلی تعلیم اور عمدہ اخلاق کے حامل پیرِ طریقت ابو المکرم علامہ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی اشرفی مدظلہ العالی کا کہ وہ مجھ گنہگار کو محبت کی اُسی نظر سے دیکھتے ہیں جو مجھے اُن کے جلیل القدر والدِ گرامی شیخ المشائخ حضرت پیر ابو محمد سید احمد اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی، راقم والدِ گرامی حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سانس کی تکلیف کے باعث آکسیجن لگی ہوئی تھی مگر آپ نے ناساز صحت کے باوجود نہ صرف خندہ پیشانی سے استقبال فرمایا بلکہ کمال شفقت کا مظاہرہ فرمایا، آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے میرے دل میں شدت سے ایک خواہش پیدا ہوئی اور میں نے آپ سے گذارش کی: ”دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی مجھے ظاہر وباطن کی پاکیزگی سے نوازے۔“ تب آپ کے نورانی چہرے پر خوشی کے رنگ بکھر گئے مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ کو میرا یہ سوال بھلا لگا۔ ہم آپ سے مل کر دوسرے کمرے میں چلے گئے، ہمیں وہاں بیٹھے تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ آپ کا پیغام ملا کہ جاتے ہوئے ایک بار پھر مل کر جانا، حضرت والدِ گرامی کے ہمراہ دوبارہ آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ عاجز کو سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا، آپ سے پہلی اور آخری ملاقات میں حاصل ہونے والی رِقّت، شفقت اور اُس مجلس کی حلاوت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اللہ کریم اُنہیں اپنی بارگاہ میں قرب کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں مجھے پیشِ نظر رسالے کی بدولت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسلِ پاک کے گلِ سر سبد فاضلِ نوجوان، مقررِ شیریں بیاں، مصنف کتب کثیرہ حضرت صاحبزادہ سید ضیاء محی الدین گیلانی مدظلہ العالی کی محبت اور دعائیں نصیب ہوئیں، آپ نے ایسی قلبی وسعت کے ساتھ راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی جو عصرِ حاضر میں اللہ کے خاص فضل وکرم سے شادکام لوگوں ہی کا حصہ ہے، اللہ کریم اہلِ محبت کو آپ کی تصنیفی، تقریری اور ہمہ جہت علمی صلاحیتوں سے دیر تک مستفید فرمائے۔

انگلینڈ سے علامہ ریاض احمد سعیدی مدظلہ نے رسالے کی کمپوزنگ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جبکہ گوجرہ سے ہمارے فاضل دوست حکیم محمد عظمت اللہ نعمانی صاحب نے بھی دقتِ نظری سے پیشِ نظر رسالے کا پروف پڑھا اور فہرست ترتیب دی، بعض اغلاط کی نشاندہی کے بعد تعارفِ مترجم لکھا جسے تحدیثِ نعمت کے طور پر شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔ لاہور سے علامہ زاہد محمود قادری صاحب نے راقم کے بعد عربی متن کا تقابلی مطالعہ کیا اور مفید مشورے بھی دیئے، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ عاجز دعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے فاضل دوست علامہ عمر حیات قادری مدظلہ العالی اور اُن کے سراپا اخلاص احباب کو رحمتِ دوعالم ﷺ کے میلادِ

پاک سے متعلق اِس نادر رسالے کی پہلی اشاعت پر جزائے خیر اور خصوصی لطف وکرم سے سرفراز فرمائے اور اِن سب حضرات کو بارگاہِ غوثیت سے نسبت کی برکتوں سے مالا مال رکھے۔

اللّٰهُمَّ تقبَّلْ منِّى هذا الجُهدَ المُتَواضِعَ وَاجعَلْهُ بِمَحْضِ فَضلِكَ وكرمِكَ وجودِكَ فى مِيزَانِ حَسَنَاتِ وَالِدَىَّ وَ أساتِذَتِى ومَشَايِخى وأحبَابِى و عَبدِكَ الفَقِيرِ كاتِبِ هذهِ السُّطُورِ۔ اللّٰهُمَّ أَصلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِى اِنِّىْ تُبتُ اِلَيكَ۔ اللّٰهُمَّ اِنى أَشكُرُكَ على نعمَةِ الإيمَانِ فَثَبِّتنِى وأولادِى وأحبَابِى وأجيَالِى القَادِمَةَ على صِراطِ الَّذِيْنَ أنعَمتَ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيِّينَ والصِّدِّيقِينَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحِينَ۔ وأسأَلُكَ أنْ تَرحَمَ أُمَّةَ حَبِيبِكَ الكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ تَغفِرَهَا وَتَنصُرَهَا عَلَى الظَّالِمِينَ، اِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَّ بِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ۔ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى حَبِيبِكَ الكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُم بِاِحسَانٍ اِلَى يَومِ الدِّينِ۔

۱۱ فروری ۲۰۱۳ء — العبد الفقير الى مولاه القدير:

یکم ربیع الاول ۱۴۳۴ھ — ممتاز أحمد سديدى الازهرى غفر له

تقریظ

اُستاذ العلماء، فخرِ رضویت، علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ الْأَعْلیٰ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ الْأَوْلیٰ وَالْأَعْلیٰ۔

غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، سیدنا الشیخ السید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی خوبصورت تصنیف: مَوْلِدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عنوان پر دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک ایک کلمے میں معانی و مفاہیم کا سمندر موجزن ہے...... برادرِ مکرم علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی قادری برکاتی سلمہ الباری نے اِس کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ عربی فصاحت پر تو یہ فقیر قادری بول ہی نہیں سکتا ترجمہ دیکھ کر بھی حیران و دنگ رہ گیا۔

مترجم ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت منتخب کلمات میں کتاب کی شانِ عربیت کو بیان کیا ہے مگر میں یہ بھی کہتا ہوں: فاضل مترجم نے ترجمہ کا حق ادا کیا اور فصوص وفرائد جڑ دیئے، ایسے ہیرے تانے بانے میں استعمال کیے کہ جن کو دیکھ کر روح کو تازگی وسکون ملے۔ بے شک سرکارِ غوثیت مآب سے ملنے والا یہ گلدستۂ نعت بے نظیر، منفرد اور بے مثل ہے۔ مولد النبی کے ساتھ معراج النبی کا تذکرہ غالباً اِس لئے شامل فرمایا کہ کائنات کا سب سے بڑا معجزہ سب سے بڑے نبی ﷺ کو ہی عطا فرمایا گیا اور یوں عطرِ نبوت معراج کا سفر ہی قرار پایا۔

تحریر اور مضمون کی دلکشی تو فاضل مترجم کی زبان وقلم سے ہی اچھی لگ رہی ہے، جس کا تذکرہ مترجم نے مقدمہ میں کیا ہے، لیکن ذکرِ میلاد اتنے اعلیٰ وارفع انداز میں فرمایا گیا ہے کہ دیکھتے رہو، پڑھتے رہو، سنتے رہو۔ سبحان اللہ...... سبحان اللہ...... ماشاء اللہ...... یہ تحریر پڑھنا بھی سعادت مندوں کا حصہ ہے، ترجمہ پڑھنے سے ہی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب کی عربی دانی اور اکابر کی صحبت کا اندازہ ہو جاتا ہے، ڈاکٹر صاحب کا فرمان ہے کہ اِس تحریر پر کچھ تحریر کروں...... بھلا جو تحریر ہر عَیْبٌ و شَیْنٌ سے دور ہو اور حُبٌّ وَزَیْنٌ سے آراستہ ہو اُس پر کیا رَیْنٌ باقی رہ جائیگا؟ اور اِس تحریر و ترجمہ میں تو قاری کے لئے سعادتِ دارین ہے، فقیرِ قادری اِسکو پڑھتا ہی چلا گیا، اور اِس وقت یہ چند سطور قلم پر آ گئیں تو قرطاس پر لکھ دیا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف قادری نسبت رکھنے والے جس عظیم شیخ (علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ) کے شرف یافتہ نورِ نظر اور لختِ جگر ہیں اُن کی خدمات بھی عالم میں بھاری ہیں، تو کیوں نہ ممتاز احمد سدیدی ازہری کے قلم میں رعنائی اور گویائی ہو؟!

دعا ہے کہ ربِّ کریم جل وعلا اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے صدقے اِس ترجمہ کو قبولِ عام عطا فرمائے اور ڈاکٹر سدیدی صاحب کو بارگاہِ غوثیت مآب سے خصوصی توجہات اور فیوض و برکات نصیب ہوں۔

حررہ

العبد القادری احمد میاں برکاتی غفرہ الحمید

خویدم الحدیث الشریف ودارالافتاء

احسن البرکات، حیدرآباد

تقریظ

پیر طریقت حضرت علامہ ابو المکرم ڈاکٹر سیّد محمد اشرف جیلانی اشرفی مدظلہ العالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ والصَّلاةُ والسَّلامُ عَلٰى مَنْ كَانَ نَبِيّاً وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہمیشہ ہی امتِ محمدیہ پر یہ کرم رہا ہے کہ اُس نے اِس دنیا میں معصیت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے مختلف ادوار میں ایسی یگانۂ روزگار ہستیوں کو بھیجا جنہوں نے اپنے قول وعمل گفتار وکردار اور علم وروحانیت کے ذریعے تبلیغِ دین کا فریضہ کما حقہ ادا کیا اور شرارِ بولہبی کے مقابل چراغِ مصطفوی کی لَو کو بڑھایا ایسی ہی شخصیتوں میں سے ایک قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی کی ذاتِ والا صفات ہے آپ کا علمی دنیا اور روحانیت میں بلند مقام ہے، تبلیغِ دین کے تین ذریعے ہیں تحریر، تقریر اور تدریس جب ہم آپ کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نے تبلیغِ دین کے لئے اِن تینوں ذریعوں کو استعمال کیا، تدریس کے لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ امام المدرّسین تھے، آپ بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں خود پڑھاتے تھے جہاں تشنگانِ علم دور دراز سے اپنی علمی پیاس بجھانے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، حضرت علامہ شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام پڑھتے تھے، ظہر سے پہلے آپ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو کی تدریس فرماتے تھے، جبکہ ظہر کے بعد قراءات کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھاتے تھے۔(۱)

تقریر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ امام الواعظین تھے جس وقت آپ خطاب فرماتے تو مجمع کی عجیب کیفیت ہوتی ''آپ کی تقریر کے دوران نہ تو کسی کو تھوک آتا تھا نہ ہی کوئی کھنکارتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا کسی فرد کو مجمع میں کھڑے ہونے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی آپ کی تقریر دل پذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہو جاتی تھی۔(۲)

حضرت شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجالسِ شریفہ میں کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں یہود ونصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا ڈاکو، قزاق، قاتل، مفسد اور بداعتقاد لوگ آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ نہ کرتے ہوں۔(۳)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی، شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اور علامہ محمد بن یحییٰ علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں: كان يتكلم فى ثلاثة عشر علماً۔ حضرت غوثِ اعظم قدس سرہ تیرہ علوم میں تقریر فرماتے تھے۔(۴)

اِن روایات سے جہاں آپ کے تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تدریس کی طرح آپ کی تقریر بھی بے مثال تھی جو لفظ آپ کی زبانِ

(۱) الطبقات الکبریٰ ۱/ ۱۲۷ مطبوعہ مصر، قلائد الجواهر، ص: ۳۸

(۲) قلائد الجواهر، ص: ۳۸،۷٤، بهجة الاسرار، ص: ۹٤

(۳) بهجة الأسرار، ص: ۹٦، قلائد الجواهر، ص: ۱۸، اخبار الاخیار فارسی، ص: ۱۹

(۴) الطبقات الکبریٰ ۱/۱۲۷، قلائد الجواهر، ص: ۲۸

مبارک سے نکلتا تھا وہ لوگوں کے قلوب و اذہان میں اتر جاتا تھا اور سننے والا اُسی وقت گناہوں سے تائب ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتا تھا، آپ نے ایک موقع پر فرمایا: جب میں کلام کرتا ہوں تو اُس وقت اللہ کے فضل و کرم سے اللہ کے کلام کی ساری قوتیں میرے کلام کے ساتھ ہوتی ہیں اِسی لئے میری بات لوگوں کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔

تبلیغِ دین کا تیسرا ذریعہ تحریر ہے آپ نے اپنی تحریر کے ذریعے بھی لوگوں کو ہدایت پہنچائی مختلف علوم پر کتب و رسائل تحریر فرمائے جو آپ کی علمیت و روحانیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اب تک آپ کی جو کتب دستیاب ہیں اُن میں غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، الفتح الربانی، یواقیت الحکم، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، دیوان غوثِ اعظم اور تفسیر جیلانی شامل ہیں اور اب اِن میں ایک رسالے کا اضافہ ہوا ہے جو آپ نے میلاد کے عنوان سے تحریر فرمایا۔

زیرِ نظر رسالہ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عربی میں ہے میرے رفیقِ محترم فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری زَادَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَشَرَفًا وَقَدْرًا نے اِس کا ترجمہ نہایت سلیس اُردو زبان میں کیا ہے، موصوف جید عالم دین ہیں اور عربی زبان پر ماہرانہ دسترس رکھتے ہیں، آپ نے بڑی عقیدت و محبت سے یہ ترجمہ کیا ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے تو یقیناً بے جا نہ ہوگا کہ آپ نے اِس کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا، آپ کے والدِ گرامی استاذ العلماء شرفِ ملّت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ بھی بہت سی کتب کے

مصنف، مؤلف اور مترجم تھے۔ آپ شیخ الحدیث بھی تھے آپ کے تلامذہ کی کثیر تعداد موجود ہے، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زید مجدہ نے اپنے والدِ گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اِس سلسلے کو جاری رکھا، اس سے قبل آپ حضور غوثِ پاک قدس سرہ کی پاکیزہ اور بے مثال شخصیت پر کئے جانیوالے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ایک اہم کتاب: السَّيْفُ الرَّبَّانِيُّ فِي عُنُقِ الْمُعْتَرِضِ عَلَى الْغَوْثِ الْجِيلَانِيِّ۔ کا ترجمہ کر چکے ہیں اور اب غوثِ پاک قدس سرہ کے پیشِ نظر رسالے کا ترجمہ بہترین انداز میں کیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حضور غوثِ پاک قدس سرہ کے کرم کا ایک تسلسل ہے جو ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی پر ہو رہا ہے اِسی لئے انہیں اِس رسالے کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مترجم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ کسی بھی عبارت کا ترجمہ اِس انداز سے کرے جس طرح مصنف نے اُسے تحریر کیا ہے یعنی اُس عبارت کے معانی و مفاہیم کو بعینہٖ اُسی انداز میں بیان کر دے اور یہ خوبی ڈاکٹر سدیدی صاحب میں بدرجہ اتم موجود ہے، فقیر نے جب ترجمہ کے ساتھ ملحق اصل عربی نسخہ اور پھر اُس کا ترجمہ دیکھا تو اِن دونوں میں کافی مماثلت پائی۔

غوثِ پاک قدس سرہ کی تحریر سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ کسی عام انسان کی نہیں ہے بلکہ کسی مردِ قال و حال کی تحریر ہے، اِس میں علم بھی ہے اور روحانیت بھی، عشق بھی ہے اور محبت بھی، عربی کی فصاحت و بلاغت بھی اور ایمان کی حلاوت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان کو قرآنی آیات کے ذریعے ایک تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ علم و روحانیت اور معرفت کا ایک دریا بہہ رہا

ہے، غوثِ پاک اپنے مقدس ہاتھوں سے عشق ومحبتِ رسول ﷺ کے جام بھر بھر کر پلا رہے ہیں، اِس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کی قرآن پر کتنی گہری نظر تھی کہ قرآن کے بحرِ ذخار سے موتی چن کر اِس رسالے کو ایسا مزّین کیا کہ عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی میرے غوث کے مبارک قلم سے نکلے ہوئے الفاظ آج بھی اِس رسالے: مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کی صورت میں چمک رہے ہیں اور اہلِ طریقت واہلِ محبت کے قلوب واذہان کو جگمگا رہے ہیں اور اِن شاء اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی اِس رسالے کو پڑھے گا وہ اپنے قلب میں ایمان کی حلاوت اور عشق رسول ﷺ کی روشنی محسوس کرے گا۔ مبارک باد کے مستحق ہیں ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زَادَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَعِرْفَانًا جنہوں نے حضور غوثِ پاک قدس سرہ کے اِس رسالے کے ترجمے کی سعادت حاصل کی اور عوام الناس کو اِس سے استفادہ کا مواقع فراہم کیا، فقیر یہ سمجھتا ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب پر حضور غوث پاک قدس سرہ کا کرم ہے کہ اُنہیں اِس کام کے لئے منتخب فرمایا گیا۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

سعودی عرب کے شہر ریاض میں قائم کنگ سعود یونیورسٹی کی آن لائن ڈیجیٹل لائبریری سے اِس مخطوطے کا ملنا اور پھر ترجمہ ہونا یقیناً یہ غوثِ پاک قدّس سرہ کی کرامت ہے یہاں اگر علامہ محمد عمر حیات قادری زید مجدہ کا ذکر نہ کیا جائے تو بڑی ناانصافی ہوگی کیونکہ انٹرنیٹ کے ذریعے مخطوطات میں سے اس مخطوطے کو دریافت کرنے اور طبع کرانے کا سہرا اُنہی کے سر ہے مولیٰ تعالیٰ اُن کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

آخر میں بارگاہ ربّ العزت میں دست بہ دعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ جانشینِ شرفِ ملّت محترم جناب ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی سدَّدَ اللّٰهُ خُطَاهُ کو صحت وتندرستی اور ایمان کی حلاوت کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور اُن کی علمی کاوش کو عوام و خواص اور خصوصاً بارگاہِ غوثیت میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمِيْن بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمُ۔

خاکپائے مخدوم سمنانی
فقیر ابوالمکرم ڈاکٹر سیّد محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین درگاہِ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی،
کراچی

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار

کلماتِ تحسین

فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ضیاءمحی الدین گیلانی مدظلہ العالی

رحمتِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ کے میلادِ مبارک کے حوالے سے مختلف اہلِ قلم نے اپنے اپنے ذوق، علم، کیفیات اور احوال کے مطابق نظم یا نثر کی صورت میں جذباتِ محبت کا اظہار کیا ہے۔ اِن میلاد ناموں کو ایک خاص ذوق وشوق کے ساتھ محافلِ میلاد میں پڑھا جاتا ہے اور چشمِ بصیرت رکھنے والوں نے میلاد کی اِن مجالس میں رحمتوں کے نزول اور برکتوں کے ظہور کا مشاہدہ بھی کیا ہے، قطبِ ربّانی غوثِ صمدانی سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے سینۂ قرطاس پر رقم ہونے والا پیشِ نظر رسالہ: مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عربی زبان میں تحریر شدہ میلاد ناموں میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، اِس کا ایک ایک کلمہ وجدانی کیفیات سے سرشار بھی ہے اور قارئین کو بھی وجد کی حلاوت سے آشنا کرنے والا ہے۔

شیخ القرآن الحدیث، محسنِ اہلسنّت، شرفِ ملّت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ نے اپنی ساری زندگی لوگوں کے ویران اور تاریک دلوں میں عشقِ سرورِ کائنات ﷺ کے چراغ روشن کئے۔ مسلکِ اہلسنّت کے فروغ میں ہمیشہ اپنا بے مثال کردار ادا کیا۔ حضرت شرفِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی، پیرِ پیراں، حضرت سیّدنا

غوثِ اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی، جب بھی اُن کے سامنے حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ جمیل ہوتا تو آپ پر عقیدت ومحبت کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی، یوں محسوس ہوتا جیسے قلب ونظر پر انوار وتجلیات کا ظہور ہو رہا ہے۔ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ پاک کے ساتھ آپ کی والہانہ محبت کا اظہار اِس بات سے ہوتا ہے کہ بقولِ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب: ’’حضرت شرفِ ملّت نے وصال سے کچھ عرصہ قبل ایک چوکور ڈبیہ کھول کر دکھاتے ہوئے مجھ سے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ وہ سبز رنگت والے کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ میں نے اِس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: یہ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک کی چادر کا ٹکڑا ہے اِسے میرے کفن کے اندر رکھ دینا۔‘‘ اِس بات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت شرفِ ملّت سچے اور کھرے محبِّ غوثِ اعظم تھے۔ آپ کے قابلِ فخر فرزند اور جانشین ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری صاحب خوش قسمت ہیں کہ اُنہیں اپنے عظیم المرتبت والدِ محترم سے حضرت غوثِ اعظم کی ذاتِ بابرکات سے والہانہ محبت اور عقیدت ورثے میں ملی۔ اور ڈاکٹر سدیدی صاحب اِس میراثِ محبت کے امین ہیں، میں اُنہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ آپ اپنے والدِ گرامی کے عظیم مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں، آپ اپنے والدِ محترم کی طرح پیکرِ اخلاق اور مجسمۂ مہر ومودت ہیں، میلادِ پاک کے حوالے سے زیرِ نظر رسالہ حضرت غوثِ اعظم کے دستِ اقدس سے تحریر ہوا ہے۔ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب نے اِس رسالہ کا سلیس، شستہ اور رواں اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، وہ اِس سے قبل حضرت سیّدنا

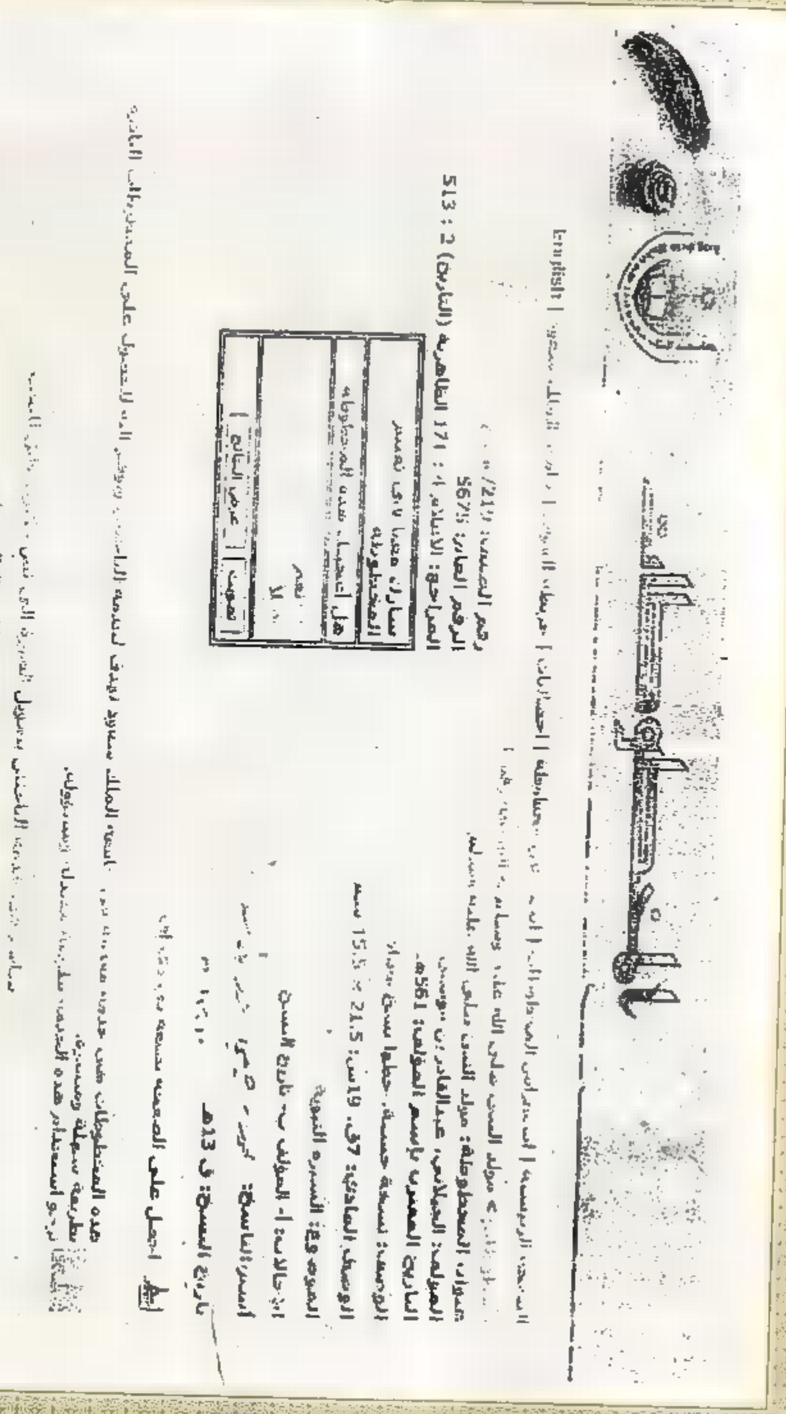

غوثِ اعظم کی ذاتِ گرامی پر بعض بے بنیاد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل محدّث تیونس، علامہ محمد بن مصطفیٰ بن عزوز مکی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف: السَّیفُ الرَّبَّانیُ فِی عُنُقِ المُعتَرِضِ عَلَی الغَوثِ الجِیلَانِی کے اُردو ترجمہ کی بھی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اِس کاوش پر اہلِ علم و محبت نے آپ کو بے پناہ خراجِ تحسین پیش کیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن پر حضرت غوثِ اعظم کی خصوصی نگاہِ کرم ہے اور ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب اپنے والدِ گرامی کی طرح بلاشبہ منظورِ بارگاہِ غوثِ اعظم ہیں، میری یہ دعا ہے کہ خالقِ ارض و سماء حضرت غوثِ اعظم کے وسیلۂ جلیلہ سے ڈاکٹر صاحب کی اِس کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے اُن کے علمی اور تحقیقی سفر کو مزید برکتوں سے مالا مال فرمائے، آمین۔

گدائے میراں

صاحبزادہ سیّد محمد ضیاء محی الدین گیلانی

دربارِ عالیہ غوثیہ قادریہ مصطفائیہ، ہڑپہ شریف

الاملاك في كل [illegible] وحمله ينادي مناديه شرفه
وفضله ابشروا [illegible] فانه آن ان يظهر ابو القاسم صاحب
العلاوة والخاتم بانواع المكارم والمراحم تتنزل من حمله
الكرامات تتوالى والخوارق تتواتر والسمة البشائر
تتطارح احاديث شرفه وتتنا له الى ان آن اوان
ظهوره واشرق الوجود بباهر زاهر نوره واضاءت
الدنيا وتزخرفت منازل الملكوت الاسنى ونودي من
الصفيح الاعلى ياسكان البسيط الادنى اقتبسوا من انوار
ضياء المبعوث سراجا منيرا واشربوا من رحيق مختوم
كأس من يبشر ابا طهوره فانكم في حضرة امام الانبياء
هنا واشباح ملائكة الله صفوف لاستقباله وارواح
رؤساء الانبياء حضور لاقتباس انوار جماله واستترت
الشمس السمائية لظهور الشمس الارضية واختفت الكواكب
حياء من طلوع نجم يثرب وانطفت الشهب بتبلج شهاب
ملته واندرجت الانوار في شعاع نور محمد وجليت
عروسا حمد على كرسي حسنه المفرد وولد صلى الله عليه وآله وسلم
تسليما
والحمد لله رب العالمين آمين آمين
تمت مولد الملاك البرزنجي قدس الله سره الرحيم
١٢ ١٣ه

بسم الله الرحمن الرحيم

يامن اظهر كبرياء مجده في استار عرشه ورقم على صفحات
الوجود انوار قوم فردانيته بباهر نقشه وشرع معاني
احكامه ما ابانه بايدي قوة قدرته وبطشه لك الحمد
الدائم الابدي والشكر المتوالي السرمدي لمن نعمتك
اغدقت عليه سحب الالاء واغرقته في تيار بحار الجود
والنعماء فهما بالغ فالعجز وصف اللازم وكيف اجتهد
فالتقصير لم نعت به قائم وانى للحامد ان يبلغ كنه
حمد المحمود وقد بدأه بالنعم قبل الاستحقاق واجرى
خفي لطفه في جميع اموره من حيث لا يدري من قبل احتفت
الميثاق اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك
شهادة موحد يؤمن بالغيب شهادة خالية من الشك
الغيب جالية عن القلب كل وهم وريب واشهد ان سيدنا
ومولانا محمدا عبدك الذي فتحت به طلاسم كنز الكون ورسولك
الذي منحت بمن شئت مزيد العناية والصون ونبيك الذي
امددت بقواه من استمد منك الحماية والعون فهو المختار للكرامة
قبل خلق الاشياء والمصطفى للرسالة قبل ايجاد الوجود والانباء
رسول ضميم نزي الهجى وحامل منشور الارزاق وحافظ ودائع
الغيب

سلسلة كتب السيد الشريف الشيخ عبد القادر الجيلاني

ينابيع آل البيت الكرام (٤٠)

كتاب البلبل الصادي بمولد الهادي ﷺ

مولد الشيخ عبد القادر الجيلاني (قدس سره)

ويليه ١٦ مولد لأشهر المشايخ والعلماء

(٤٧٠ - ٥٦١ هـ)

(١٠٧٧ - ١١٦٦ م)

بحث وتحقيق

السيد الشريف الدكتور محمد فاضل جيلاني الحسني

الحسيني الجيلاني الجمزرلي

مركز جيلاني للبحوث العلمية

استنبول

مولد الشيخ
عبد القادر الجيلاني
قدس الله سره (آمين)

بسم الله الرحمن الرحيم

أيا مَن أظهرَ كبرياءَ مَجدِهِ في أستارِ عَرشِهِ، ورَقَمَ على صَفحاتِ الوجودِ آثارَ ربانيتِهِ بباهرِ نَقشِهِ، وقَهرَ مُعانِدِي أحكامِهِ وإرادتِهِ بأيدي قُوةِ قدرتِهِ وبَطشِهِ، لكَ الحَمدُ الدائِمُ الأبديُّ، والشكرُ المُتوالي السرمَدِيُّ مِن عَبدٍ أغدقتَ عليهِ سُحُبَ الآلاءِ، وأغرقتَهُ في تَيارِ بِحارِ الجُودِ والنعماءِ، فمَهما بالغَ العَجزُ وَصفَهُ اللازِمُ، وكيفَ اجتهدَ فالتقصيرُ لهُ نَعتٌ بِهِ قائِمٌ، وأنّى للحامِدِ أن يَبلغَ كُنهَ حَمدِ المَحمودِ وقد بَدأهُ بالنِّعَمِ قبلَ الاستحقاقِ، وأجرى خَفِيَّ لُطفِهِ في جميعِ أُمورِهِ مِن حيثُ لا يَدري مِن قبلِ أخذِ الميثاقِ، أشهدُ أن لا إلهَ إلا أنتَ وَحدَكَ لا شريكَ لكَ، شهادةَ مُوَحِّدٍ مُؤمِنٍ بالغيبِ، شهادةً خاليةً مِنَ الشكِّ والرَّيبِ، خاليةً مِنَ القلبِ كُلِّ وَحمٍ وعَيبٍ، وأشهدُ أن سيدَنا ومولانا مُحمدًا عبدُكَ الذي فتحتَ بهِ طلاسِمَ[1] كنزِ الكونِ، ورسولُكَ الذي مَنحتَ بهِ

(١) طلسم: أطرق وعبس والساحر ونحوه كتب طلسما والشيء عمل له طلسما ومن كلام الصوفية سر مطلسم وحجاب مطلسم وذات مطلسم غامض، والطلسم: في علم السحر خطوط وأعداد يزعم كاتبها أنه يربط بها روحانيات الكواكب العلوية بالطبائع السفلية لجلب محبوب أو دفع أذى وهو لفظ يوناني لكل ما هو غامض مبهم كالألغاز والأحاجي والشائع على الألسنة طلسم كجعفر ويقال فك طلسمه أو طلاسمه وضحه وفسره (ج) =

زُخرِفَت لَهُ الجِنَانُ، إبتَهَجَت بِهِ الأكوَانُ، أغلِقَت أبوَابُ النِيرَان، دُحِضَت حُجَّةُ الشَّيطَان، ذَلَّتِ الأصنَامُ وَالأوثَانُ، تَسَاقَطَت لِمَولِدِهِ شُرُفَاتُ الإيوَان[1] ضَاءَتِ الأحلاكُ، إستَنَارَتِ الأفلَاك، ضَجَّت بِالتَّسبِيحِ لِلّهِ الأملَاك، في كُلِّ شَهرٍ مِن شُهُورِ حَملِهِ يُنَادِي مُنَادِي شَرَفِهِ وَفَضلِهِ أبشِرُوا بِالمَغَانِم آنَ أن يَظهَر أبو القَاسِم صَاحِبُ العَلَامَةِ وَالخَاتِم بِأنوَاعِ المَكَارِمِ وَالمَرَاحِم، وَلَم تَزَل مُدَّةَ حَملِهِ الكَرَامَاتُ تَتَوَالَى وَالخَوَارِقُ تَتَوَارَد[2]، وَألسِنَةُ البَشَائِرِ تَتَطَارَحُ أحَادِيثَ شَرَفِهِ وَتَتَنَاشَد إلَى أن آنَ أوَان ظُهُورِهِ، وَأشرَقَ الوُجُودُ بِبَاهِرِ زَاهِرِ نُورِهِ وَأضَاءَتِ الدُّنيَا، وَتَزَخرَفَت مَنَازِلُ المَلَكُوتِ الأسنَى وَنُودِيَ مِنَ الصَّفِيحِ الأعلَى: يَا سُكَّانَ البَسِيطِ الأدنَى إقتَبِسُوا مِن أنوَارِ ضِيَاءِ المَبعُوثِ سِرَاجاً مُنِيراً، وَاشرَبُوا مِن رَحِيقٍ مَختُومٍ بِكَاسِ هَديِهِ شَرَاباً طَهُوراً؛ فَإنَّكُم فِي خَفَارَةِ إمَامِ الأنبِيَاءِ وَسِرَاجِ الأصفِيَاءِ وَأكرَمِ الأتقِيَاءِ. وَهذا وَالمَلَائِكَةُ الله صُفُوفٌ لِاستِقبَالِهِ، وَأروَاحُ رُؤَسَاءِ الأنبِيَاءِ حُضُورٌ لِاقتِبَاسِ أنوَارِ جَمَالِهِ، وَاستَتَرَتِ الشَّمسُ السَّمَائِيَّةُ لِظُهُورِ الشَّمسِ الأرضِيَّةِ وَاختَفَتِ الكَوَاكِبُ حَيَاءً مِن طُلُوعِ نَجمِ يَثرِب، وَأنطَفَتِ الشُّهُبُ بِتَبَلُّجِ شِهَابِ مَكَّةَ، وَاندَرَجَتِ الأنوَارُ فِي شُعَاعِ أنوَارِ النَّبِيِّ المُختَار، وَجُلِيَت عَرُوسُ أحمَد عَلَى كُرسِيِّ حُسنِهِ المُفرَد، وَوُلِدَ ﷺ تسليماً والحمد لله رب العالمين آمين.

إلى هنا انتهى مولد سيدي عبد القادر الجيلاني

(١) جاء في دلائل النبوة للبيهقي: (لما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله ﷺ ارتجس إيوان كسرى وسقطت منه أربع عشرة شرفة). انظر: دلائل النبوة [١/ ١٢٦].

(٢) انظر: عيون الأثر لابن سيد الناس [١/ ٤٥]، سبيل الهدى والرشاد [١/ ٤٠٢]، الشفا للقاضي عياض [١/ ٢٢٩] وسمط النجوم العوالي، للعصامي [١/ ١٢٤].

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

مقدمہ مصنف

اے وہ ذات! جس نے اپنی عظمت کے نقوش اپنے عرش کے پردوں میں ظاہر فرمائے اور اُس نے کتابِ زیست کے ہر ورق پر اپنی فردانیت کے نقوش خوبصورت حروف سے ثبت فرمائے۔ اور اُس نے اپنے ارادے اور احکام کے مخالفین کو اپنے قدرت والے (بے مثل) ہاتھوں کی گرفت اور قوت سے کچل کر رکھ دیا۔ تیرے لئے ہی حمد اور مسلسل سرمدی شکر ہے اُس بندے کی طرف سے جس پر اُس کے ربّ کی نعمتوں کے بادل خوب برسے اور جسے اُس کے خالق و مالک نے اپنی نعمتوں اور اپنی عطا کے دریاؤں سے مالا مال فرمایا، بندہ (اپنے ربّ کی حمد و ثنا میں) کتنا بھی مبالغہ کرے اُسے اپنی تنگ دامانی کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا، اور اپنے ربّ کی حمد و ثنا کرنے والے عاجز بندے کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے حمد کئے ہوئے ربّ کی حمد و ثنا کی حقیقت کو پا سکے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے استحقاق کے بغیر اپنی نعمتوں سے نوازا۔ اور اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں بندوں سے وعدہ لینے سے قبل اپنے بندۂ خاص پر اُس کے تمام امور میں ایسے لطیف طریقے سے کرم فرمایا کہ بندے کو بھی خبر نہ ہوئی۔

توحید و رسالت کی گواہی

اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو یکتا ہے اور لاشریک ہے، میں (تیری وحدانیت کے حوالے سے) غیب پر ایمان رکھنے

والے مؤمن کی طرح گواہی دیتا ہوں، ایسی گواہی جو شک وشبہ سے خالی اور یقین کی بنیادوں پر استوار ہے اور دل سے ہر وہم اور شک کو دور کرنے والی ہے، (اِس گواہی کے ساتھ ہی) میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ تیرے وہ معظّم ومکرم بندے ہیں جن کے ذریعے تو نے کائنات کے خزانوں کے بند دروازے کھول دیئے۔ اور تیرے ایسے رسول (ﷺ) ہیں کہ تو نے اُن کے طفیل جسے چاہا اُس پر مزید فضل وکرم فرمایا اور اُسے اپنی حفاظت عطا فرمائی، وہ تیرے ایسے نبی (ﷺ) ہیں کہ تو نے اُن کو عطا کی گئی قوتوں کے ساتھ ہر اُس شخص کی حفاظت اور مدد فرمائی جس نے تجھ سے دستگیریوں کا سوال کیا، تمام مخلوقات سے قبل آپ ہی کی عزت افزائی کی گئی اور آپ ہی کو کائنات کی تخلیق بلکہ تخلیقی عمل سے بھی پہلے رسالت کے لئے چنا گیا، آپ وحی سے رہنمائی پانے والے، ازلی راز کے حامل اور غیبی امور کے امین ہیں۔ اور آپ (قیامت کے دن) حَمد کا پرچم تھامنے والے، عظمت کا جھنڈا گاڑنے والے، احکامِ قضا وقدر کی گواہی دینے والے ہیں، دنیا میں تعینات کے اولین انوار کا سب سے پہلے مشاہدہ کرنے والے، عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے حاکم اور اپنی رسالت کا اظہار فرمانے والے ہیں۔ آپ عدل کا ترازو، فضل وکرم کی زبان، جود وسخا کو (قلوب واذہان) میں راسخ کرنے والے، حکمتوں کا منبع، نعمتوں کا مرکز، شریعت کے حاکم اور احکامِ شریعت کو نافذ کرنے والے ہیں، کائنات کے حقیقی بادشاہ کی طرف سے امر کے مالک ہیں، کامیابی کے متلاشی پرندے کو پر بخشنے والے ہیں، آپ نے اپنی عزت کی سلطنت اور اپنی سلطنت کی عزت میں منفرد اور نرالی شان حاصل کی تو دیگر (دنیوی) ممالک کے بادشاہ آپ کے جلال کی ہیبت کے سامنے جھک گئے، (دنیوی)

ممالک کے حکام نے دل کی گہرائیوں سے آپ کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہوئے آپ کی اطاعت اختیار کی، بلاغت کے پرندوں نے آپ کی جلوہ گاہ کا طواف کیا، علوم نے آپ کی لائی ہوئی ہدایت سے تقویت پائی، آپ نے اپنے غلبہ کی تلوار سے ہر اُس شخص کا سر قلم فرمادیا جس نے آپ کی مخالفت کی اور جس نے آپ سے دشمنی رکھی، دنیا میں آپ کی ہدایت اور آپ کی ملت کے انوار سے انسیت پیدا کرنے والے ہی آخرت میں قرب کے مقام پر فائز ہوں گے۔

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

ہمارے سارے حواس آپ کے جمالِ جہاں آرا کے اسیر ہیں اور زبانیں تو (اللہ تعالیٰ کے بعد) آپ کے علاوہ کسی کو پکارنے کی روادار ہی نہیں ہیں اور کان (کلامِ الٰہی کے بعد) آپ کے علاوہ کسی کا کلام سننے کے معاملے میں بہرے ہیں اور آنکھوں کو آپ کے جمالِ جہاں آرا کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اور آپ سے ہی روایت سچی ہے ورنہ راوی جھوٹا ہے، آپ ہی کی طرف سفر وسیلۂ ظفر ہے ورنہ سواریاں تیار ہی نہیں کی جاتیں۔ اور اگر آپ نہ ہوتے تو ملکوتِ اعلیٰ میں وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ (۱) کی نوبت ہی نہ بجائی

(۱) درج آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:
وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ: ۳۰)
اور (یاد کرو) جب تمہارے ربّ نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ بولے: کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے گا، خون ریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

(نورانیت کے اعلیٰ مقامات) کی طرف ترقی کا سفر طے کرتے گئے، فخر اور تکبر کے الاؤ سے مزید دور ہوتے گئے حَمَاٍ مَّسْنُوْن۔ (۸) کے ہاتھ نے آپ کا دامن تھام لیا اور سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ (۹) کی انگلیوں نے آپ کے عزت والے دامن پر گرفت مضبوط کی، تقدیر نے کہا: "انہیں چھوڑ دو اِن کا بلندیوں کی طرف پرواز کرنا ہمارے انتخاب کے پرسے ہے، آپ کا "ناز" ہماری نشانیوں کے اضافے کے ساتھ ہے، معزز وہی ہے جسے ہم نے چن لیا ہو اور مکرم وہی ہے جسے ہم نے عزت کے لئے منتخب کر لیا ہو۔

نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی ذات اور آپ کا نور ملکوتی نشانیوں اور غیبی اشارات والا تھا، قبل ازیں آپ کرم کی خصوصیات سے آراستہ ہوئے، حتیٰ کہ یہ امر آپ کے عدم سے وجود کی طرف تشریف آوری کا سبب بنا، مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے خیمۂ ہستی کے ستون قائم ہوئے، اور آپ کی عظمت کے طفیل علوی (سماوی) اور سفلی (زمینی) کائنات ایک لڑی میں پروئی گئی۔ آپ کتابِ حکومت کے کلمہ

(۸) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ (سورۃ الحجر:۲۶)

اور بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں سیاہ بودار گارا تھی۔

(۹) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ (سورۃ المؤمنون:۱۲)

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔

کا راز ہیں، فعلِ خلق کے حروف کا معنی ہیں، نئی چیزوں کی تخلیق کے کاتب کا قلم ہیں، چشمِ جہان کی پتلی ہیں، نبوت کے ہار کا سب سے قیمتی موتی ہیں، تاجِ رسالت کا تابندہ ہیرا ہیں، گروہِ انبیاء کے قائد ہیں، رسولوں کے لشکر کا ہراول دستہ ہیں، مقربین کے امام ہیں، آپ حسب و نسب کے اعتبار سے اولیٰ ہیں کیونکہ آپ اہلِ زمین کے سب سے عظیم روحانی باپ ہیں، نیز موجودات کی ایجاد میں قابلِ فخر اصل ہیں، آپ کا نور حضرت آدم علیہ السلام میں منتقل ہوا اور اُن سے اِس دنیا میں بہترین ذریت کی طرف بڑھا، یہ نور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب (اور پھر آپ کے والدینِ کریمین) تک طیب پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوتا رہا، آپ (ﷺ) ہی کی برکت سے یہ نسب ہر طرح کی کثافت اور قباحت سے پاک رہا، آپ کا نسب دنیا اور آخرت والوں کی عزت و کرامت کا باعث ہے۔

اعلانِ نبوت

آپ کو ڈھال اور خُود (حفاظتِ الٰہیہ) کے ساتھ عظیم فرشتے (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے (لوگوں کی طرف) بھیجا گیا، آپ نے لوگوں کو اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت بلایا۔ (۱۰) دنیا کے چھوٹے بڑے نے آپ کی اطاعت قبول

(۱۰) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (سورۃ یوسف:۱۰۸)

تم فرماؤ: یہ میری راہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں اور اللہ کو پاکی ہے اور میں شریک کرنے والا نہیں۔

کی، آپ کے دعوت وتبلیغ کی طرف متوجہ ہوتے ہی (آپ کی سچائی کی) نشانیاں ظاہر ہوئیں، آپ کے اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی چھپے ہوئے معجزات ظاہر ہوئے، آپ فصحائے عرب کے زمانے میں مبعوث ہوئے تو آپ نے اپنی فصاحت کے بل بوتے پر اُنہیں اُن کی زبانوں کی بلاغت بھلادی، آپ کے اشارے کی عظمت کے سامنے فصحائے عرب کے معارف کی عقلیں سجدہ ریز ہوگئیں، آپ فصحائے عرب کے انکار اور اُن کی ہٹ دھرمیوں کے ہجوم میں نرالی شان وشوکت سے ظاہر ہوئے، آپ نے تمام فصحاء کو قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ... (۱۱) کے ذریعے قرآن کی مثل لانے سے عاجز کر دیا۔ آپ کے جوامع الکلم کے سامنے فراستوں کے سورج گہنا گئے، فصحائے عرب کے افکار کے چمکتے دمکتے چاند آپ کے حکمت بھرے کلمات کے سامنے ماند پڑ گئے۔

سفرِ معراج

اللہ ربُّ العالمین کی طرف سے جبریل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو براق پر سوار کیا تا کہ وہ (اللہ کے حکم سے) آپ کو ازلی جلال کے

(۱۱) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ (سورة بنی اسرائیل :۸۸)

تم فرمادو: اگر آدمی اور جن سب اِس بات پر متفق ہو جائیں کہ اِس قرآن کی مانند لے آئیں تو اِس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ اُن میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

جمال کا مشاہدہ کروائیں اور ابدی عزت کا نظارہ کروائیں چنانچہ آپ ساتوں آسمانوں کو چیرتے چلے گئے، تب رات اپنے خیموں کو پھیلائے ہوئے اور اُنہیں آفاق میں سجائے ہوئے تھی، وہ وقت (آپ کے سفرِ معراج کی برکت سے) گلشن کی مسحور کن خوشبو سے بھی زیادہ معطر اور سپیدۂ سحر سے بھی زیادہ روشن اور تابناک ہوگیا۔

آپ کے لئے معراج کی رات اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ۔ (۱۲) کے ہاتھوں بساطِ کائنات کو لپیٹ دیا گیا۔ ''اُنہیں عزت واحترام سے لاؤ تا کہ میں اُنہیں اپنا قرب عطا کروں۔'' یہ حکم صادر ہوتے ہی فضاؤں کی وسعتیں سمٹ گئیں، آپ کے سامنے آسمانی امور لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا۔ (۱۳) کی خوبصورت پوشاکوں کی صورت میں ظاہر کئے گئے، آپ کے سامنے کونین کے سربستہ راز بے نقاب کئے گئے، آپ کو دارین کے امور اور جن وانس کے علوم پر مطلع کیا گیا، آپ کو یہ سب کچھ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ (۱۴) کی مجلس میں عطا کیا گیا، جب آپ افقِ اعلیٰ

(۱۲) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ (سورة بنی اسرائیل: ۱)

پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

(۱۳) سابقہ آیت کی طرف ہی اشارہ ہے۔

(۱۴) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ (سورة النجم :۱۸)

بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

میں تھے (۱۵) تو رسولوں کے سردار آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے آئے، رسولوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر آپ کی تشریف آوری کا انتظار کریں، فرشتوں کے سردار آپ کی سواری کے سامنے (سرمستی اور سرشاری کے ساتھ) خادمانہ حیثیت سے اپنے سِدرَۃُ المُنتَہٰی کی طرف دوڑتے تھے، اُن کے سرداروں نے اللہ تعالیٰ سے رحمتِ دوعالم ﷺ کی زیارت اور آپ سے ہم کلامی کا سوال کیا تھا۔ اور التجا کی تھی کہ اُن کی مشتاق آنکھوں کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے ذریعے ٹھنڈک اور اُن کے قلوب واذہان کو آپ سے ہم کلامی کے ساتھ شادکامی بخشی جائے، پس اُن فرشتوں کے علوم کی انتہا اور عقول کا سِدرَۃُ المُنتَہٰی آپکے روئے روشن کی تابانیوں اور آپ کے لہجے کی حلاوت میں ڈوب گیا۔

جونہی آپ کے مبارک چہرے سے پھوٹتی نور کی کرنیں آسمان کے دروازوں سے ٹکرائیں تو سراپا نور فرشتوں کی آنکھیں اُن نوری کرنوں کے جلال سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور اُن کرنوں کے جمال سے ملاء اعلیٰ کے رہنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں، عالمِ بالا کے خیمہ نشینوں کی گردنیں چہرۂ والضحیٰ سے نکلتی نوری کرنوں کی ہیبت سے جھکتی چلی گئیں، نوری محلات کے رہنے والے بچھتے چلے گئے۔ اور روحانی کروبیوں کی آنکھیں آپ کی عظمت کا عروج دیکھ کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اور مقرب فرشتے صف بستہ کھڑے ہوگئے، حضائر القدس تسبیح کرنے والوں

(۱۵) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (سورة النجم: ۷)

اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔

کی تسبیح سے گونج اٹھے، وجد سے سرشار لوگوں کے انفاس سے پاکیزگی کے جہان جھوم اُٹھے، عرش اور کرسی آپ کی زیارت کی بدولت وجد میں تھے، آپ کی آمد کی خوشی میں جنت کے باغات سج گئے تھے، سماوی دنیا میں آپ کی تشریف آوری سے دھوم مچ گئی تھی، اور عالمِ بالا اِس نعمت کی وجہ سے اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہا تھا، آسمانوں کے دروازے چمک اُٹھے اور سماوات روشنی سے بھر گئے۔

نبی مختار کی چشمِ مبارک کے لئے سربستہ راز کھول دیئے گئے تھے۔ اور صاحبِ انوار ﷺ کے لئے پردے ہٹادیئے گئے تھے، روح الامین (خادم کی حیثیت سے) آپ کے آگے تھے، وہ آپ کو لیکر وَمَامِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ (۱۶) کے دائرے تک پہنچے، اور پھر آپ سے یوں عرض گذار ہوئے: ''اے کونین کے حبیب! آپ اپنی منفرد شان کے ساتھ اپنے ربّ کی ملاقات کے لئے تیار ہوجایئے۔'' جبریلِ امین نے آپ کو نور کے ہالے میں چھوڑا اور خود پیچھے ہٹ گئے، ایڑیاں اٹھا کر آگے دیکھنے والا اپنی حد کے پاس رک جاتا ہے، پس انبیا حرمت والے حرم کی حدود میں خدمت سرانجام دینے کے ارادے سے ایستادہ تھے، جبکہ ملائکہ جلال کی بلندیوں میں تعظیم کے قدموں پر کھڑے تھے، اور عشاق کی ارواح اشواق کے مقامات پر اِس شوق میں جھومتی رہیں کہ آپ کی واپسی پر آپ کی زیارت سے شادکام ہوسکیں، آپ کا سفر ایک ایسی جگہ تمام ہوا جہاں لوحِ اعظم کے

(۱۶) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ (سورة الصافات: ۱٦٤)

اور فرشتے کہتے ہیں: ہم میں ہر ایک کا ایک مقامِ معلوم ہے۔

صفحات پر وحی کے قلم کے چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آپ (ﷺ) نے مقامِ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ (۱۷) کی طرف اشواق کے پروں سے پرواز کی، آپ کو سراپا کرم میزبان نے قَابَ قَوْسَیْنِ (۱۸) کے گلشن میں ٹھہرایا، اور آپ کے لئے "قرب" یا "اُس سے بھی زیادہ قرب" کی چادریں بچھائی گئیں۔ (۱۹) آپ نے ربّ کریم جلّ جلالہٗ کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کی صدائے دلنواز سماعت فرمائی، آپ (ﷺ) نے ربّ کی طرف سے سلام کو دل و جان سے قبول فرمایا، پھر آپ نے اپنے انقباض کو انبساط میں اور انسانی اندیشوں کو اُنسیت میں تبدیل کیا، نیز آپ نے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔ (۲۰) کی عطاؤں کو دامن میں سمیٹا پھر آپ پر وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی۔ (۲۱) کے نظاروں کو

---

(۱۷) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۔(سورة النجم:۸)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا۔

(۱۸) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔(سورة النجم:۹)

تو اُس جلوے اور اُس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔

(۱۹) سابقہ آیت کی طرف ہی اشارہ ہے۔

(۲۰) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔ سورة النجم:۱۰

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

(۲۱) درجِ ذیل آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی۔ سورة النجم:۱۳ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔

عیاں کیا گیا، آپ نے سلام کا جواب دینا چاہا تو تقدیر نے آپ کے کلام سے پہلے آپ کا دہن مبارک کھولا اور اُس میں علمِ ازلی کے سمندر میں سے ایک قطرہ ٹپکا دیا، اِس ایک قطرے کی بدولت آپ کو اولین و آخرین کا علم حاصل ہوگیا، تب آپ کے عظیم اخلاق اور وسیع جودوکرم کی زبان نے کہا: "یہ بارگاہ سراپا کرم نعمتوں کا مرکز اور رحمت کا سرچشمہ ہے، نیز فضل وکرم کی جگہ ہے، فُتُوَّتُ (سخاوت و مروت) کی بساط اور بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، خوبیوں کی راہ میں فقط بھائیوں کو اچھائی کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں، وفا اور دلبری کی کتاب میں احباب کے ساتھ مواسات میں تردد کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا۔" لہٰذا آپ نے (اپنی امت پر) اپنی فطری رحمت کے ساتھ شفقت فرمائی، آپ نے اپنی نیکی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احباب کی تعریف فرمائی۔ اور اُنہیں اپنے مرتبہ ومقام کی بزرگی میں سے کچھ حصہ عطا فرمایا، آپ نے اپنے احباب کو وہاں یاد رکھا جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جاتا ہے، آپ اپنے منفرد مرتبہ ومقام کے باوجود اپنے احباب کو ربّ سے مناجات کے وقت نہیں بھولے، آپ ربّ کریم کے سلام کے جواب میں یوں گویا ہوئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔

"سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔"

(اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ عمل پسند آیا تو) اُس نے اپنے حبیب (ﷺ) سے فرمایا:

"اے سرداروں کے پیشوا! اے عزت والوں کے امام! مخلوق میں جلالت آپ ہی کے لئے ہے، (پیدائش میں) سب سے

پہلے بھی اور (بعثت میں) سب سے بعد بھی آپ ہی ہیں، ظاہری اور باطنی طور پر بندوں میں اعزازات آپ ہی کو زیبا ہیں، مروت اور وفا کو آپ ہی پرناز ہے، فُتُوّتْ اور پاکیزگی آپ ہی پرجچتی ہے، کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ (۲۲) کیا ہم نے آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتارا جس نے آپ کی مبارک پشت کو بوجھل کر رکھا تھا؟ کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند نہ کیا؟ کیا ہم نے ازل میں آپ کو تمام انبیاء ومرسلین پر شرف عطا نہ فرمایا؟ کیا ہم نے آپ کو سرخ وسیاہ کی طرف نہ بھیجا؟ کیا ہم نے آپ کو اعلیٰ علیین میں عزت وکرامت کے لئے منتخب نہ کیا؟ کیا ہم نے عیسیٰ کو آپ کی بشارت دینے والا نہ بنایا؟ اُنہوں نے کہا تھا: ''میں اپنے بعد ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جن کا نام أَحْمَد ہوگا۔'' (۲۳)

---

(۲۲) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ سورة الانشراح : ۱ کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا؟

(۲۳) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِن بَعْدِيْ اسْمُهُ أَحْمَدُ۔ (سورة الصف:٦)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوا اور اُن رسول کی بشارت سُناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا نام احمد ہے۔

وہ کہتے تھے:

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ۔ (۲۴)

''اے میرے ربّ میرے سینے کو وسعت عطا فرما۔''

جبکہ آپ سے کہا جاتا ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟ (۲۵)

''کیا ہم نے آپ کا سینہ آپ کے لئے کشادہ نہیں کیا؟''

وہ کہتے تھے:

رَبِّ اَرِنِيْ۔ (۲۶)

''اے میرے ربّ! مجھے اپنا جلوہ دکھا۔''

---

(۲۴) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ۔ (سورة طه:۲٥)

عرض کی: اے میرے ربّ میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔

(۲۵) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ (سورة الانشراح :۱)

کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا؟

(۲۶) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَمَّا جَاءَ مُوْسَى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِيْ۔ (سورة الاعراف :١٤٣)

اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اُس سے اُس کے ربّ نے کلام فرمایا۔ عرض کی: اے میرے ربّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، ہاں! اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔

اورآپ سے کہا جاتا ہے:

اَلَمْ تَرَاِلٰی رَبِّكَ؟ (۲۷)

"کیا آپ نے اپنے ربّ کی طرف نہ دیکھا؟"

آپ دنیا میں اپنی امت پر گواہ ہیں اور آخرت میں وہی ہوگا جو آپ چاہیں گے، اگر آپ اپنی شریعت کے تمہیدی مرحلے سے فارغ ہوں تو "دعاء میں محنت کریں۔" اور اپنی امت کے معاملے "میں اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔" (۲۸)

اے کائنات کے سردار! آپ کومعراج کی رات ایک نورانی سواری رفرف آسمانوں پر لائی، قَابَ قَوْسَیْن (۲۹) آپ کی مقدس وادی ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ

---

(۲۷) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا۔ (سورة الفرقان:٤٥)

اے محبوب! کیا تم نے اپنے ربّ کو نہ دیکھا کہ کیسا پھیلایا سایہ؟ اور اگر چاہتا تو اُسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا، پھر ہم نے سورج کو اُس پر دلیل کیا۔

(۲۸) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ (سورة الانشراح:٧،٨)

تو جب تم نماز سے فارغ ہوتو دعا میں محنت کرو۔ اور اپنے ربّ ہی کی طرف رغبت کرو۔

(۲۹) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ (سورة النجم:٩)

تو اُس جلوے اور اُس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

مَا اَوْحٰی۔ (۳۰) کے کلمات آپ کے لئے ایک ایسی بلبل کی مانند ہیں جو کانوں میں پسندیدہ نغموں کے ذریعے رس گھولتی ہے، اِن کلمات کے ذریعے آپ کو وہ منزل عطا ہوئی جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنا کی تھی، یہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی۔ (۳۱) (دیدارِ الٰہی) کی منزل ہے، آپ انبیاء کے دیوان میں (بعثت کے اعتبار سے) لکھا جانے والا آخری حرف ہیں، آپ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا۔ (۳۲) کے منشور میں لکھی جانے والی آخری سطر ہیں، آپ کا باطنی جمال افقِ اعلیٰ۔ (۳۳) میں ظاہر تھا،

---

(۳۰) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔ (سورة النجم:١٠)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

(۳۱) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ (سورة النجم:١٧)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

(۳۲) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ۔

(سورة البقرہ: ٢٥٣)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں ایک کو ایک دوسرے پر افضل کیا، اِن میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

(۳۳) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى۔ (سورة النجم:٧)

اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔

آپ کے جمال کی پوشاکوں میں سے ایک لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی۔ (۳۴) جیسی خلعتِ فاخرہ تھی، آپ کے طفیل کائنات کی مانگ کے لئے ایسا تاج بنایا گیا جو اپنی مثال خود آپ تھا (وہ سب کچھ دیگر انبیاء کے لئے نیا تھا) جو اُنھوں نے اُس عظمت والی رات میں دیکھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کروائی، قبل ازیں کسی نبی نے قَابَ قَوْسَیْنِ۔ (۳۵) (قربِ الٰہی) کے گلشن کے جھونکوں میں سے ایک جھونکا بھی نہ پایا اور نہ ہی اُن میں سے کسی ایک کو بھی السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ۔ کہا گیا تھا، سبھی اَوْ اَدْنٰی۔ کے (۳۶) حجاب کے پاس رک گئے، فقط دَنَا فَتَدَلّٰی۔ (۳۷) کی شان والے (ہمارے آقا و مولا ﷺ) ہی آگے بڑھے اور آپ کے لئے کائنات کے سربستہ راز

---

(۳۴) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی۔ (سورۃ النجم: ۱۸)

بے شک اپنے ربّ کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

(۳۵) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ (سورۃ النجم: ۹)

تو اُس جلوے اور اُس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔

(۳۶) سابقہ آیت کی طرف ہی اشارہ ہے۔

(۳۷) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ (سورۃ النجم: ۸)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا۔

لَقَدْ رَاٰی۔ (۳۸) کی خلعتوں کی صورت میں اجاگر کئے گئے، آپ نے اِن حقائق کی طرف محویت سے نہیں بلکہ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ۔ (۳۹) کے ادب سے آراستہ ہو کر دیکھا، آپ کو ارشاد ہوا: ''اے خاتم الرسل! آپ کائنات کے جسم کی روح ہیں، آپ گلشنِ حیات کا پھول ہیں، آپ دارین کا چشمۂ حیات ہیں، آپ ہی کے لئے وحی کے سلسلے منظم کئے گئے، آپ ہی کے مشامِ جان پر لطف و کرم کی قدیم ہواؤں کے جھونکے چلے، آپ ہی کے لئے تقدیر نے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ (۴۰) کا پرچم گاڑا، ملکوتِ اعلیٰ کی فضائیں آپ کی نعت کی خوشبو سے معطر ہوئیں، شریعت کا چراغ آپ کو عطا کئے گئے علوم کے نور سے روشن ہوا، آپ کے روشن

---

(۳۸) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی۔ (سورۃ النجم: ۱۸)

بے شک اپنے ربّ کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

(۳۹) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ (سورۃ طٰه: ۱۳۱)

اور اے سننے والے! اپنی آنکھیں نہ پھیلا اُس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہیں جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم اُنہیں اُس کے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے ربّ کا رزق سب سے اچھا اور دیر پا ہے۔

(۴۰) درج ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ (سورۃ الضحی: ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کلمات کی تابانیوں سے حکمتوں کے آسمان چمک اٹھے،تمام انبیاء (معراج کی رات) آپ کی عظمت کانظارہ کرتے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے تھے،تقدیر کے منادی نے پکار کر کہا: ''اے کائنات کی سب سے بڑی سعادت (حاصل کرنے) والو! اورمخلوق پر حجت (قائم کرنے) والو! یہ(محبوب آج) بلندیوں کی معراج پر ہے، یہ روشنیوں میں سورج ہیں، آپ نبوت کے تاج کا گوہرِ تابدار ہیں۔'' تب محبّ اور محبوب کے درمیان براہِ راست مکالمات ہوئے،قرب کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز محبوب نے اپنے ربّ سے کہا: ''تیری نعمت کے دائرے میں رہنے والا تیری عصمت کے حصار سے شادکام ہے،تیرے عہدکی آغوش میں پرورش پانے والا تیرے کرم کی گود میں ہے، تیرے لطف وعنایت کی غذاپانے والا تیری مسلسل نعمتوں کی برسات سے دنگ رہ گیا ہے،اُس کی زبان فرطِ تعجب سے گنگ ہے،اُس کی آنکھ تیری لگا تار نعمتوں کے نظارے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہے،تو اُس کی زبان سے گرہ کھول دے، اوراُس کے بیان سے پردے ہٹا دے اوراُس کے دل کی قوتوں کومزید حوصلہ عطافرمادے۔''

تب آپ کو آپ کے عزت وعظمت اورعظیم عطاوالے ربّ نے یوں جواب دیا: ''ہم نے آپ سے جلال کے پردے ہٹادیئے اورآپ پر کمال کی صفات واضح کردیں تاکہ آپ وہ کچھ دیکھ سکیں جو کبریائی کی چادر کے پیچھے ہے اوراُس امر کا نظارہ کریں جوعظمت سے بلندتر ہے،اِس کے ساتھ ساتھ ہم نے آپ کے قلبِ اطہر کوحکمت ودانش کا گھر بنادیا اورآپ کی زبان کوفصاحت سے آراستہ کردیا،آپ

کے عنصر کو بلاغت کا سرچشمہ بنادیا، جب آپ آسمانی سیر کے سفر سے واپسی اختیار کریں تو میرے بندوں کوخبر دیں کہ میں بہت بخشنے والا ہوں اورنہایت رحم کرنے والا ہوں۔(۴۱) اورمیری مخلوق کو یہ خبر بھی پہنچادیں: ''میں قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں اوراُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔'' (۴۲)

ربّ کریم کے اِس فرمان کے بعدرسول کریم (عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالتَّسْلِيْمُ) نے اپنی مبارک زبان سے یہ کلماتِ حمد وثنا ارشادفرمائے: ''جیسے تونے خوداپنی ثناء ذکرفرمائی ہے میں اُس طرح تیری حمدوثنا کااحاطہ نہیں کرسکتا۔'' (۴۳) پھرآپ اِس حال میں واپس ہوئے کہ ماکَذَبَ الفُؤادُ مَارَای۔(۴۴) کا چاندآپ کی دونوں

(۴۱) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

نَبِّئْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم۔ (سورة الحجر:٤٩)

خبردومیرے بندوں کوکہ میں ہی ہوں بخشنے والامہربان۔

(۴۲) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْن۔ (سورة البقرہ:١٨٦)

اوراے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعاء قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے،تو اُنہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

(۴۳) اُس حدیث کی طرف اشارہ ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوھریرۃ اوراُنہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے: لا أُحصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود۔)

(۴۴) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔ (سورة النجم:١١)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

چشمانِ مبارک کے سامنے تھا، فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہ مَا اَوْحٰی۔ (۴۵) کی بشارت آپ کے کانوں اور قلبِ اطہر میں رس گھول رہی تھی، آپ کی محبت سے سرشار فرشتوں کے سردار آپ کے نقوشِ پا پر اپنی پیشانیاں رکھ رہے تھے، جبکہ جبریلِ امین آپ کے سامنے (نیاز مندی سے) آپ کے ناز کے پردے اٹھائے ہوئے تھے، حضرت آدم علیہ السلام آپ کی عظمت کے پرچم اٹھائے ہوئے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کی محبوبیت کے جھنڈے لگا رہے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو ربّ العزت کی بارگاہ کی طرف (نمازوں میں کمی کے لئے) بار بار لوٹا رہے تھے تاکہ (ربِّ کریم کے مشاہدے سے شادکام ہونے والی آپ کی آنکھوں کو) بار بار دیکھیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چاہتے تھے کہ وہ زمین والوں کے درمیان آسمان پر ''قاب قوسین'' کے مرتبے پر فائز ہونے والی ہستی کی عزت وتکریم کا چرچا کریں، حضور ﷺ کے آگے آگے (ربِّ کریم کی طرف سے) ایک منادی اعلان کر رہا تھا: ''یہ ہمارا انعام ہے۔'' (۴۶) اور وہ عَبْدًا اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ۔ (۴۷) کے نغمے بکھیر رہا تھا۔

---

(۴۵) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ۔ (سورۃ النجم: ۱۰)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

(۴۶) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (سورۃ ص: ۳۹)

یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں۔

(۴۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ (سورۃ الزخرف: ۵۹)

یہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا اور اِسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا۔

آپ کی عظمت کا تاج مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (۴۸) ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ۔ (۴۹) آپ کی پوشاک کا حسن وجمال ہے، آپ کو عزت وعظمت بخشنے والے ربّ نے کائنات کے سارے طبقات میں آپ کی تکریم کے لئے یہ اعلان فرما دیا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۵۰)

''بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

رحمتِ دوعالم کے نسب اور آپ کی ذاتِ مبارک کی طہارت

آپ کا نسب شریف سارے انساب سے پاکیزہ تر ہے، آپ بہترین

---

(۴۸) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔ (سورۃ الفتح: ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تو اُنہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے۔

(۴۹) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ (سورۃ النجم: ۱۷)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

(۵۰) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اصَل سے ہیں، آپ انتہائی پاکیزہ عنصر سے ہیں، بہت ہی فضیلت والی طاہر اصل سے ہیں، احساب میں آپ کا حسب سب سے زیادہ باعزت ہے، انتہائی پاکیزہ طبیعت والے ہیں، بنونجار کے عزت والے (ننھیالی) گھرانے سے ہیں، اور کامل ترین اور طاہر عزت والے ہیں، کبھی کبھار اصل (ماں باپ) اپنی فرع (اولاد) کے سبب عزت پاتے ہیں اور کبھی قدیم مال نئے مال پر فخر کرتا ہے (یعنی انبیائے سابقین بعد میں آنے والے رحمتِ عالم پر فخر کرتے تھے) یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آپ کی عزت وعظمت آباء واجداد کے لئے بھی عزت کا سبب بنی اور اولاد کے لئے بھی ۔ اور آپ کی برکت زندوں اور انتقال کر جانے والوں کو بھی حاصل ہوئی، آپ پر پہلے والوں نے بھی فخر کیا اور بعد والوں نے بھی، آپ کی وجہ سے درمیان والے اور کنارے والے (قریبی) بھی شرفیاب ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب واضح دلائل والا اور آپ کا گھرانہ معزز ترین گھرانہ اور آپ کی آل انتہائی معزز ومکرم آل ہے، اہلِ بیت کے لئے آپ کی نسبت کے طفیل عزت ووقار ثابت ہے۔

زمین میں آپ کا اسمِ گرامی (سیدنا) ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آسمان میں (سیدنا) ''احمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) محبوب ترین اسماء میں سے ہے، آپ خاتم النبیین اور تمام رسولوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اُس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے اور سب لوگوں سے بڑھ کر قدر ومنزلت والے ہیں، قارئینِ کرام! بارگاہِ رسالت مآب میں درود وسلام کے نذرانے پیش کیجئے۔

(صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ)

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت عجائبات کا ظہور

سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا ماہِ رجب میں جمعہ کی شب میں امید سے ہوئیں، آپ کی وجہ سے (والدہ محترمہ کو) نہ بوجھل پن محسوس ہوا، نہ آپ پر تھکاوٹ طاری ہوئی، اِن ایام میں عجائب کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منفرد شان کی بہترین دلیل ہے، آپ کے لئے جنتوں کو آراستہ کیا گیا اور کائنات نے آپ کی آمد کی خوشی منائی، آپ کی آمد پر دوزخ کے دروازے بند کردیئے گئے، شیطان کی ذلیل شرمندگی سے دوچار ہوئی، بتوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور آپ کی ولادت پر ایوانِ کسریٰ کے کنگرے گر گئے، تاریکیوں کو روشنی ملی، افلاک روشن ہوئے اور فرشتوں نے تسبیح کے ساتھ دھوم مچادی۔ آپ کی ولادتِ باسعادت سے پہلے ہر مہینے میں ایک ندا دینے والا یوں ندا کرتا: ''دنیا والو! تمہیں خوشخبری ہو کہ صاحبِ علامت اور نبی خاتم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظہور کا وقت قریب ہے، آپ عمدہ اخلاق اور رحمتوں کے ساتھ تشریف لانے ہی والے ہیں۔'' دورانِ حمل عجائبات کا ظہور ہوتا رہا، خوشخبریاں آپ کی قدر ومنزلت کا چرچا کرتی رہیں، یہاں تک کہ آپ کی آمد کا وقت آگیا، پھر آپ کی آمد نے کائنات کو اپنے انوکھے نور سے روشن کردیا، دنیا کا کونا کونا روشن ہوا اور عالمِ ملکوت کی روشن منازل آراستہ ہوئیں اور عالمِ بالا سے یہ اعلان کیا گیا: ''اے زمین والو! اُس ہستی کے اجالوں سے روشنی لے لو جنھیں سراجِ منیر (۵۱) بنا کر بھیجا گیا ہے اور اُن کی

(۵۱) درج ذیل آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: یا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ (سورۃ الاحزاب، ٤٦، ٤٥)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

ہدایت کے جام سے شرابِ طہور پی لو، کیونکہ تم امام الانبیاء کی روحانیت کے حصار میں ہو۔

یہ سب کچھ اپنی جگہ تھا اور دوسری طرف آپ کی ولادت کے وقت فرشتے آپ کے استقبال کے لئے صف بستہ تھے اور انبیاء کی روحیں آپ کے جمال جہاں آراء کے جلوے سمیٹنے کے لئے حاضر تھیں، اِس زمینی سورج کے طلوع ہونے پر آسمانی سورج چھپ گیا، مدنی چاند کے طلوع ہوتے ہی سماوی ستارے احتراماً ڈوب گئے، شہابی ستارے مکی آفتاب کے طلوع ہوتے ہی بجھ گئے، ساری روشنیاں محمدی نور کے سامنے ماند پڑ گئیں، آپ کی عظمت آپ کے حسن و جمال کی کرسی پر ظاہر کی گئی اور آپ اِس دنیا میں تشریف لائے ۔ اور تمام تعریفیں اللہ ربُّ العالمین کے لئے ہیں۔

رسالة علمية نادرة عن مولد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
و التی تطبع لاول مرة

مولد النبی

صلی اللّٰه علیه وسلم

لشیخ الاسلام و المسلمین، الامام الزاهد القدوة

الشیخ عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی

رحمه اللّٰه تعالی و رضی عنه

جمعه و رتبه و قابله مع المطبوع و علق علیه

الدکتور ممتاز احمد السدیدی

(الحاصل علی درجة الماجستیر والدکتوراة من الأزهر الشریف)

موسسة الصفه

بلاهور، باکستان

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

مقدمة المحقق

لقد تشرفت بالترجمة الأردية للكتاب: "السَّيف الرَّبانِىُ فِى عُنقِ الْمُعتَرِضِ عَلى الْغَوثِ الْجِيلانِى " والذى ألفه محدث تيونس العلامه الشيخ محمد بن مصطفى بن عزّوز المكى رحمه اللّٰه، وأرى أنه من الاستمرار لألطاف ربّى وأفضاله أننى وُفِّقت للقيام بترجمة "مَولِدُ النَّبِيِّ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم۔" المنسوب إلى القُطب الربانى، والغوث الصمدانى سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلانى قدس سره النورانى۔ أسأل اللّٰه أن لايحرمنى من بركات أوليائه الصالحين الأحياء والمنتقلين۔

مازالت عناية المشغوفين بحب الحبيب المصطفى صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم بالمولد النبوى الشريف مستمرة فى البلاد العربية حتى اليوم حيث يقوم المسلمون بقراء ة الموالد والاستماع إليها فى شهر ربيع الأول، وإن المولد الذى كتبه السيد جعفر بن حسن الحسينى الشافعى على رأس تلك الموالد التى تعطر القلوب والأرواح فى شهر ربيع الأول، ومن غريب الأمر أن المولد المنسوب إلى سيدنا الشيخ عبد القادر

الجيلانى ظل فى كنف الخمول حتى اليوم، وقد تمكن أخونا الشيخ عمر حيات القادرى من العثور على هذا المخطوط من المولد ضمن المخطوطات التى تم تحميلها على شبكة النت من جامعة الملك سعود الكائنة فى مدينة رياض السعودية تحت رقم: ٧١٨٥_٥٦٧٥

لقد كتبت فى التعريف بالمخطوط الأمور التالية:

مَولِدُ النَّبِيِّ صِلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم،لَعَلَّهٗ تَالِيفُ الْجِيلَانِيِّ عَبدِ الْقَادِرِ بنْ مُوسٰى۔

كُتِبَ فِیْ الْقَرْنِ الثَّالِثِ عَشَرَالْهِجرِیِّ۔

مَكْتَبَةُ جَامِعَةِ الْمَلِكْ سَعُوْدُ قِسمُ الْمَخْطُوْطَاتِ۔

الرقم:٧١٨٥_٥٦٧٥

اَلْعُنوَانُ:مَولِدُ النَّبِيِّ صِلّٰی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم۔

اَلْمُؤ لِفُ:اَلْجِيلَانِیُ، عَبدِالْقَادِرِ بن مُوسٰی۔

عَدُدِ الأَوْرَاقِ : ٧

لقد قامت مكتبة الجامعة بخدمة علمية عظيمة بالحفاظ على هذا المخطوط وتحميله على النت، الأمر الذى مكننا من العثور على شيء عظيم من التراث الصوفى الذى خلّفه سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلانى رحمه الله، لقد كان الأخ الفاضل الشيخ عمر حيات القادرى ۔حفظه الله۔ قد أرسل لى نسخة من هذا المخطوط عن طريق البريد الالكترونى

وطلب منى ترجمته بالأردية فاستعنت بالله وبدأت الترجمة، ولم تمض أيام كثيرة حتى أرسل لى الأخ المذكور نسخة مطبوعة من المولد نفسه، والذى طبع من مَركزُ جِيْلانِیُ للبُحُوثِ العِلْمِيّه باستَنبُول عاصمة تركيا مع تحقيق فضيلة الدكتور السيد محمد فاضل الجيلانى الحسنى ۔حفظه الله تعالى۔ وقد كتب على غلاف المولد: ''سِلْسِلَةُ كُتُبِ الشَّيْخ السَّيِّد الشَّرِيف عَبْدُ الْقَادِرِ الجِيْلَانِی ۔" وكانت التسمية المكتوبة على المخطوط كالتالى : ''مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمْ۔" إلا أن النسخة المطبوعة من تركيا جاء ت تحت عنوان: ''الْبُلْبُل الصَّادِیْ بِمَولِدِ الهَادِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلهِ وسَلَّمْ۔" وكان فضيلة الدكتور السيد محمد فاضل الجيلانى الحسنى قد قام بتحقيق المخطوط حيث إنه خرَّج الآيات القرآنية وأدلى بتعليقات قيمة إلا أنه لم ينبه على المخطوط، وأرجو أنه سوف ينبه عليه فى الطبعة القادمة، كما كنا ننتظر التنبيه على مكان تواجد هذا المخطوط إلا أننى لم أعثر على شيء يذكر، فقمت بتوفيق الله تعالى بالمقارنة بين المخطوط والمطبوع ونبهت على مواضع الخلاف فيما بين المخطوط والمطبوع فى الهامش۔

وفى نهاية الكلام أرجو أن يمدنا الإخوة فى الله وفى حب سيدنا رسول الله بالمزيد من المخطوطات هذه الرساله حتى تظهر نسخة مكتملة أخرى من هذا المولد۔

اَللّٰهُمَّ تقبَّلْ منّیْ هذا الْجُهدَ الْمُتَواضِع وَاجعَله بِمَحْض فَضلِك وكرمِك وجودِك فی مِیْزَانِ حَسنَاتِ وَالِدَیَّ وَ أساتِذَتِیْ وَمَشَایِخِیْ وأحبَابِیْ و عَبدِك الفَقِیرِ كاتِبِ هذهِ السُّطُورِ۔ اللّٰهُمَّ أصلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنی أشكُرُكَ علی نعمَةِ الاِیمَانِ فَثَبِّتْنِیْ وأولادِیْ وأحْبَابِیْ وأجْیَالِیْ القَادِمَةَ علی صِراطِ الَّذِیْنَ أنعَمْتَ عَلَیْهِم مِنَ النَّبِیِّیْنَ والصِّدِّیقِینَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحِیْنَ۔ ولاتَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِینَ۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أسْألُكَ أنْ تَرْحَمَ أمَّةَ حَبِیبِكَ الْكَرِیْمِ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ تَغْفِرَهَا وَتَنْصُرَهَا عَلَی الظَّالِمِیْنَ، اِنَّكَ عَلَی مَا تَشَاءُ قَدِیْرٌ وَّ بِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ۔ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَی حَبِیْبِكَ الْكَرِیْمِ وَعَلَی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلَی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

١١ من شهر فبراير سنة ٢٠١٣م — الفقير الی مولاه القدير:

غرة ربيع الاول ١٤٣٤هـ — ممتاز أحمد سديدی الازهری غفر له

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

مقدمة المصنف

يامن أظهركبرياء مجده فی أستار عرشه، ورقم علی صفحات الوجود أنوار رقوم فردانيته بباهرنقشه، وقهرمعاندی أحكامه وإرادته بأيدی قوة قدرته وبطشه، لك الحمد الدائم الأبدی، والشكرالمتوالی السرمدی من عبد أغدَقتَ عليه سحب الآلآء، وأغرقته فی تيار بحار الجود والنعماء، فمهمابالغ فالعجز وصفه اللازم، وكيف اجتهد فالتقصير له نعت به قائم، وأنّی للحامد أن يبلغ كُنه حمد المحمود وقد بدأه بالنعم قبل الاستحقاق، وأجری خفی لطفه فی جميع أموره من حيث لايدری من قبل أخذ الميثاق۔

شهادة التوحيد والرسالة

أشهد أن لا إله إلا أنت وحدَك لاشريكَ لك، شهادة موحِّد مؤمن بالغيب، شهادة خالية من الشك والعيب (١) جالية عن القلب كل هَمّ (٢) وريب (٣) وأشهد أن سيِّدنا ومولانا محمدا عبدك الذی فتحتَ به

(١) الريب (ت)

(٢) وهم (ت)

(٣) عيب (ت)

طلاسم كنز الكون، ورسولك الذى مَنحتَ به من شئتَ مزيد العناية والصَّون، ونبيك الذى أمدَّيت (٤) بقواه من استمد منك الحماية والعون، فهوالمختار للكرامة قبل خلق الأشياء، والمصطفى للرسالة قبل إيجاد الوجود والأشياء، وهو رضيع ثدى الوحى، وحامل سرِّ الأزل، وحافظ ودائعِ الغيبِ، ورافعُ لِواءِ الحمد، وعاقد رايةِ المجدِ، وشاهدُ أحكامِ القدرِ، ومشاهدُ أنوارِ التعيُّناتِ الأُولِ، حاكم العدالةِ ومَظْهَر الرسالةِ، ميزان العدل، ولسان الفضل، ومَشْرَعُ الكرم، ومعدن الحِكم، ومقر النِّعم، حاكم الشرع وشارع الأحكام، ومالك الأمر، ملك الأنام، مُرِيشُ جناح النَّجاح للطائر فى طلب الفلاح، انفرد فى سلطان عزه (٥) وتوحَّد فى عزِّ سلطنته (٦) فانقادت ملوك الحكم طائعة لهيبة جلاله، ودانت ممالك الأحكام خاشعة لتعظيم إجلاله، وحَامَتْ أطيار البلاغة حول حماه، ورَضَعَتْ أطفال العلوم ثدىَ هداه، ومَحَقَ بسيف سطوته من خالفه وعاداه، وحمى بحسام عزمه من اعتصم بحبل حمايته، ورعى من التزم بابه العالى بمزيد رعايته، (وقلع من عمَّ حضرته السامية بسامى كلاء ته) (٧) فعليه مدار أمرِ الدارين، وبأسبابه أنيطتْ منازل الكونين، فمنازل الزلفى لايسكنها إلا

(٤) أمددت (ت)

(٥) فى عزِّ سلطانه (ت)

(٦) فى سلطنة عزته (ت)

(٧) زيادة فى النسخة التركية۔

المتشبثون بأذيال شريعته، ومقارُّ (٨) القربى لايجلس فيها إلا المستأنسون بأنوار هدْيه وملّته۔

الحبيب المطفى صلى اللّٰه عليه وسلم روح للكون

الحواس كلُّها مأسورة لجماله، والألسُنُ خرَّس (٩) عن مناجاة غيره (١٠) والآذان صمٌّ عن سماع كلام سواه (١١) والنواظر عمى عن ملاحظة ما (١٢) دونه، فعنه وإلا فالمحدِّث كاذب، وإليه وإلا لاتشد الركائب، لمَّا ضُربتْ فى الملكوتِ الأعلى نوبة " إِنِّى جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔" (١٣) وتلألأت فى العُلى أنوارُ "وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِن رُّوْحِى۔" (١٤) ونشرت فى السماء أعلام " فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْن۔" (١٥) وأشرقتْ

(٨) مقامات ۔(ت)

(٩) خرسَتْ۔(ت)

(١٠) سواه۔(ت)

(١١) غيره۔(ت)

(١٢) مَنْ۔(ت)

(١٣) إشارة إلى قوله تعالى: وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ سورة البقرة:٣٠

(١٤) إشارة إلى قوله تعالى:فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۔ سورة الحجر:٢٩

(١٥) إشارة الى الآية نفسها۔

فى عالَم الضِّياءِ أشعَةُ "إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى۔" (١٦) وأبرزتْ يد القدرة شخص آدم المصفّى(١٧) مِنْ كِنٍّ (١٨) كُنْ إلى بُنْيَةِ تسوية الهيكل جالسا على سرير جلالته، متوّجا بتاج الكرامة، نظرتْ إليه سكّان الصَّفيح الأعلى بأحداق الدَّهْشِ (١٩) وأشارت إليه أيدى ملائكة السرادق الأسنى بأنامل التعجب (٢٠) ولم يستبن (٢١) لهم معانى رموز كتابة صورته، ولم يفهموا إشارات حقائق كنهِ بشريته، وانقطعت عبارات فصاحتهم عن فهم كنز سرِّه، وعكَسَ القدْرُ عليهم دعوى منزلة " وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔" (٢٢) باعتراف شاهدِ "لا عِلْمَ لَنَا۔" (٢٣) ناداهم لسان العزة من جناب القدم (٢٤) يا أرباب صوامع النورا، هذا أول نقطة قطرَتْ

(١٦) إشارة إلى قوله تعالى:إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔ سورة آل عمران:٣٣

(١٧) زيادة فى النسخة التركيه

(١٨) كُنَّ۔(ت)

(١٩) الأحلى۔(ت)

(٢٠) الحسنىٰ۔(ت)

(٢١) يتبين لهم۔(ت)

(٢٢) إشارة إلى قوله تعالى: وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُواْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ۔ سورة البقرة:٣٠

(٢٣) إشارة إلى قوله تعالى: قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ سورة البقرة:٣٢

(٢٤) القديم (ت)

مِن رأس قلمِ القدرة على لوح إنشاء العالم الإنسانى عن استمداد مداد إرادة الأزل، وأولُ سهم رُشِقَ عن قوس الفضاء الإلّى (٢٥) إلى الفضاء الوجوديّ عن قوةِ رأيِ القدَرِ الأحدىِّ، وأولُ طوالع الصُّوَرِ متقدمة (٢٦) بين يدى عساكر البشر، هذا أبو الأنبياء، وعنصرُ الأصفياء، هذا شكل على حروف الإنشاء، ونُقَط على كلمات الكون، وأنسان فى عين شخص العالَم، نهض ليرقىٰ فى مقام التعالى عن عُنْصُره الصِّلصَالى (٢٧) فارا من تلهُّب الفخار، فتعلقت بذيل فخره يد "حَمَأٍ مَسْنُونٍ۔" (٢٨) وتمسَّكت بأردان (٢٩) عزِّه أنامل "سُلالَةٍ مِنْ طِينٍ۔" (٣٠) فقال القدر: دعوه فبجناح اصطفائنا مطاره، وبإضافة آياتنا فخاره، فليس المفضَّل إلا من اجتبيناه، ولا المكرَّم إلا من اخترناه۔

النور الأحمدى وبيانه

وكان الشخص المحمَّدى والنُّور الأحمدى ملكوتىّ الآيات،

(٢٥) الأزلى۔ (ت)

(٢٦) مقدمة۔ (ت)

(٢٧) صلصالى۔ (ت) لعله إشارة إلى قول الله عزوجل: خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔ سورة الرحمن:١٤

(٢٨) إشارة إلى قوله تعالى: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ۔ سورة الحجر:٢٦

(٢٩) بإرادة۔ (ت)

(٣٠) إشارة إلى قوله تعالى: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ۔ سورة المؤمنون:١٢

غيبيّ الإشارات، قد شرّف من قبلَه بخصائصِ الكرم، حتى صار سببا لخروجه من العدم (٣١) فبشرفِ المصطفى قام (٣٢) عمود خيمة الكون الكلّي، وبجلاله انتظم سمط (٣٣) الوجود العُلوى والسُّفلى، وهو سِرُّ كلمة كتاب الملك، ومعنى حرف الخلق، وقلم كاتب إنشاء المحدثات، و أنسان عين العالَم، وواسطةِ عِقدِ النبوة، ودُرّة تاجِ الرِّسالةِ، وقائد رَكبِ الأنبياء (٣٤) ومقدمة عَسكَرِ المُرسَلين، وإمام أهل الحضرة، فهو أولى فى السبب (٣٥) و أحرى فى النسب (٣٦) إذ هو الأب الأكبر لأهل الوجود، والأصل الأفخر فى إيجاد كل موجود، تأدّى نوره إلى آدم، ومنه إلى خيار الذرّية فى (٣٧) هذا العالَم ينقل من صلب طيِّب إلى رحم طاهر إلى جدّه عبد المطلب، و ببركته تطهَّر هذا النسب من كل شَين، وتزكّى من كل قبح ومَين إلى أن بزغت شمسه الباهرة، فكان شرفا لأهل الدنيا والآخرة، بعث بالنّاموس الأكبر، مؤيدا بالدِّرع والمِغفَر، وقام "يدعو

(٣١) القِدم۔ (ت)

(٣٢) قام ۔ (ت)

(٣٣) يمط۔ (ت)

(٣٤) النبيين ۔ (ت)

(٣٥) فى النسب (ت)

(٣٦) سقط فى النسخة التركية۔

(٣٧) بين ۔(ت)

إلى اللّٰهِ عَلىٰ بَصِيْرَةٍ۔" (٣٨) فطوّع اللّٰه له كبير العالَم وصغيره، وقامت بقيامه أشخاص الآيات، وظهرت بظهوره مخبّآت المعجزات، بعث فى عصر (٣٩) الفصحاء فأخرس بفصاحته بليغ ألسنتهم، وسجدت لعزّة إشاراته (٤٠) رؤوس عقول معارفهم، و برز لجموعهم فى مواكب جحافلهم، فذُلّل (٤١) الفصحاء بـ " قُلْ لَوِ اجْتَمَعَتِ الإِنْسُ وَالْجِنُّ۔" (٤٢) فكسفت شموس أفهامهم فى جوامع كلمه، وخشعت (٤٣) بُدور أفكارهم فى لوامع حكمه۔

رحلة الإسراء والمعراج

أتاه الروح الأمين من عند ربِّ العالمين، وحمله على جناح البراق وخرق به السبع الطباق، لمشاهدة جمال الجلال الأزلى ومحاضرة كمال العز الأبدى، والليل ممدودُ (٤٤) الرِّواق مضروب السُّرادق على

(٣٨) إشارة إلى قوله تعالى: قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓا إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنِى وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ سورة يوسف:١٠٨

(٣٩) عنصر ۔(ت)

(٤٠) إشارته ۔ (ت)

(٤١) فأعجز ۔(ت)

(٤٢) إشارة إلى قوله تعالى: قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَـٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ سورة بنى اسرائيل :٨٨

(٤٣) وخسفت ۔(ت)

(٤٤) محدود۔ (ت)

الآفاق، و الوقت قد صار أعبق من نسيم روض الزُّهر، وأشرق من نور الفجر بعد السَّحَر، طُوِىَ له بساط البسط بيد (٤٥) "أَسْرَى بِعَبْدِهِ۔" (٤٦) والتفَّتْ له أطراف الفضاء بأمر "إِيْتُونِىْ بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِىْ۔" وعُرِضَتْ عَلَيْهِ معالمُ السَّماء، وملكوتُ العُلى فى حلَّة "لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا۔" (٤٧) وزفَّتْ عليه مخدَّراتُ أنبآء (٤٨) الكونين وأسرارُ الملكين، وأمورُ الدارين، وعلومُ الثقلين، فى محلس" لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّه الْكُبْرىٰ۔" (٤٩) وأتته رؤساء الرُّسُل مسلَّمة عليه "وَهُوَ بِالأُفُقِ الأَعْلىٰ۔" (٥٠) وقد كانت أمرَتْ أمراؤهم أن تحلس على أبوابِ السَّماوات تترقب وفودَه عليهم، وأقبلَت ملوك الأملاك تسعٰى حُجَّابا بين يديه، إلى سدرة منتهى مقامهم، وقد كانت سألت ساداتهم أن تُمتَّع أبصارهم وتُسرَّ سرائرهم بمشاهدة طلعته وملاحظة بهجته، فغشى سدرةَ منتهى عقولهم

(٤٥) بِلَيْلَةٍ۔

(٤٦) إشارة إلى قوله تعالى: سُبْحَانَ الَّذِىْ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِىْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرا ۔ سورة بنى إسرائيل:١

(٤٧) إشارة إلى الآية السابقة

(٤٨) أبناء۔(ت)

(٤٩) لَعَلَّهُ إشارة إلى قوله تعالى: لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ۔سورة النجم:١٨

(٥٠) إشارة إلى قوله تعالى عن الحبيب المصطفى صلى الله عليه وسلم: وَ هُوَ بِالأُفُقِ الأَعْلَىٰ۔ سورة النجم: ٧

وغايةَ عُلوُمِهِم من أنوارها نهاية ماغشى أبواب السَّماء من إشراق ضيائه فبهتَت لجلاله أحداق أشباح النور، ودهشت لجماله أبصار سكان الصفيح الأعلى، وخشعت لهيبته أعناق أهل السرادق الأسنى وخضعت لعزته أصحاب صوامع النور وشخصت لكمال مجده أعين الكرُوبِيِّين والرُّوحانيِّين، ووقفت الملائكة صفوفا من المقربين، وابتهجت حضائر القدس بزجل المسبحين، و تأرَّجت (٥١) معالم التنزيه بأنفاس المتواجدين، واهتز العرش والكرسى طربا برؤيته، وزُينت الجنان الحسان فرحا بمقدمه، وماج الكونُ بأهله من إعجابه وزهوه، وافتخر العُلى على الثَّرى بما رأى، وأشرق أيوان السماء بالأضواء وسما كيوان العُلاء بالسناء، و انكشفت لِعين المختار الأسرار، ورُفعتُ لصاحب الأنوار الأستار، وتقدم به الرُّوح الأمين إلى دائرة "وَمَامِنَّا إلا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ " (٥٢) وقال له: يا أيها الحبيب تهيأ لتَلقَى الله وحدك خاليا۔ وزجّه فى النور وتأخر عنه، وعند التَّناهى يقصر المتطاول، فوقفت أشخاص الأنبياء فى حرم الحرمة على أقدام الخدمة، وقامت أشباح الملائكة فى معارج الجلال على أرحل الإجلال، وهامت أرواح العشاق فى مقامات الأشواق، لعلّها تراه فى رجعاه، لتَنشَقَ من مُحيَّاه نسيم من تهواه، فانتهى

(٥١) وتبرجت۔(ت)

(٥٢) إشارة إلى قوله تعالى:وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُوم۔ سورة الصافات: ١٦٤

مسُراه إلى مستوى أهيب، تُسمع (٥٣) فيه صرير أقلام أعلام الوحى على صفاء (٥٤) صفحات اللَّوح الأعظم، وسار على رفرف النور إلى الأفق الأعلى، وطار بجناح الأشواق إلى مقامِ "دَنیٰ فَتَدَلّیٰ۔" (٥٥) ونزَّله (٥٦) مضيف الكرمِ فى روضةِ "قاب قوسین۔" (٥٧) وبسط له فراش "اَوْ اَدْنٰی۔" (٥٨) سمع من جناب الرفيع الأعلى: "السَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها النَّبِیُّ و رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔" تلقَّاه الحبيب بالإكرام، وناداه الجليل بالسَّلام، و بسط منقبض روعته، وآنس منزعج وحشته، فوعى مخاطبا "فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔" (٥٩) كوشف بعيان "وَلَقَدْرَآهُ نَزْلَةً اُخْرٰی۔" (٦٠) همَّ أن يجيب السَّلام، سبقه القدر ففتح (٦١) فاه فقطرت فيه قطرة من بحرالعلم الأزلى، فعلم بها علم الأولين والأخرين، وقال لسان خلقه العظيم، و جوده العميم، (٦٢) هذه حضرة الكرم وعرضة النعم،

(٥٣) يُسْمَعُ۔ (ت)

(٥٤) سقط فى النسخة التركية۔

(٥٥) إشارة إلى قوله تعالى: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۔ سورة النجم :٨

(٥٦) وأنْزَلَهُ۔ (ت)

(٥٧) إشارة إلى قوله تعالى:فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ سورة النجم :٩

(٥٨) إشارة إلى الآية السابقة

(٥٩) إشارة إلى قوله تعالى: فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔ سورة النجم :١٠

(٦٠) سورة النجم :١٣

(٦١) مفتحَ۔ (ت)

(٦٢) القميم ۔(ت)

ومعدن الرحمة وجناب الفضل، وبساط الفُتُوَّةِ ومنبع الخيرات، ولايليق فى شرع المكارم التخصص على الإخوان، ولايحسن فى حكم الموافاة ترك مواساة الأحباب، فعطف بعواطف مراحمه، وأثنى عليهم بمعاطف برِّه، وجعل لهم نصيبا من شرف منزلته، وبركة من صالح دعواته، و ذَكَرهم حيث ينسى الذاكر نفسَه، و لم ينسهم فى مقام انفراده بالفرد و مناجاته للرب، فقال: "السَّلام عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔" فناداه الحبيب ياسيد السادات! وإمام أهل الكرامات! لك الجلالة أولا وآخرا، و المفاخر باطنا وظاهرا۔ وكل المروءة و الوفاء و الفتوة و الصفا " أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟" (٦٣) ألم نضع عنك وزرك الذى أنقض ظهرك؟ ألم نرفع لك ذكرك؟ ألم نشرِّفك فى الأزل على جميع الرسل؟ ألم نرسلك للأحمر (٦٤) والأسود؟ ألم نؤثر لك فى علّيين المجد الأمجد؟ ألم نجعل عيسٰى "مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهُ أَحْمَدُ" (٦٥) ذالك يقول:"ربِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔" (٦٦) وأنت يقال لك:"أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟" (٦٧) ذالك يقول: "رَبِّ

(٦٣) إشارة إلى قوله تعالى:أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ سورة الانشراح :١

(٦٤) إلى الأحمر۔ (ت)

(٦٥) إشارة إلى قوله تعالى: وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِیْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُم مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَّأْتِیْ مِن بَعْدِیْ اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ سورة الصف:٦

(٦٦) إشارة إلى قوله تعالى: قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ سورة طه:٢٥

(٦٧) إشارة إلى قوله تعالى: أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔سورة الانشراح :١

أرِنِیْ۔" (٦٨) و أنت يقال لك: "أَلَمْ تَرَ إِلیٰ رَبِّكَ؟" (٦٩)

أنت فی الدنيا علی أمتك شهيد ولايكون فی الآخرة إلا ماتريد۔ فإذا فرغت من تمهيد شريعتك فانصب، وإلی ربِّك فی أمتك فارغب۔" (٧٠)

ياسيِّد الوجود طُوُرُك ليلة أسری بك رفرف النورِ والوادی المقدس لك "قَابَ قَوْسَيْنِ۔" (٧١) و البلبل الذی رجَّع (٧٢) لك شهِیُّ اللحون۔ "فَأَوْحٰی إِلیٰ عَبْدِهٖ مَا أَوْحیٰ۔" (٧٣) مطلوب موسٰی قدسجَّل لك به سجِّل "مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی۔" (٧٤) أنت آخرحرف كتب فی ديوان الانبياء، أنت أعظم سطر رقِّم فیُ منشورِ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا۔" (٧٥) زفَّتْ عروسُك (٧٦) فی محلِ "الأُفُقِ الأَعْلیٰ۔" (٧٧) فكان من بعض خلعها :

(٦٨) إشارة إلی قوله تعالی: وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي۔ سورة الاعراف :١٤٣

(٦٩) إشارة إلی قوله تعالی: أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا۔ سورة الفرقان:٤٥

(٧٠) إشارة إلی قوله تعالی:فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ سورة الانشراح :٧-٨

(٧١) إشارة إلی قوله تعالی:فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ۔ سورة النجم :٩

(٧٢) يرجّع ۔(ت)

(٧٣) إشارة إلی قوله تعالی: فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ۔ سورة النجم :١٠

(٧٤) إشارة إلی قوله تعالی:مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ۔ سورة النجم :١٧

(٧٥) إشارة إلی قوله تعالی: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ۔ سورة البقره :٢٥٣

(٧٦) عروس مجدك ۔ (ت)

(٧٧) إشارة إلی قوله تعالی: وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ۔ سورة النجم :٧

" لَقَدْ رَاٰی مِنُ آياتِ ربِّهِ الْكُبْرٰی۔" (٧٨) قد صيغ لمفرق جبين الوجود من شرفك تاج لم يصنع (٧٩) قط للأنبياء كلِّهم، ما قدروا علی عزِّ ليلة اسری بعبده، ولا وجدوا نسمة من نسمات روض "قَابَ قَوْسَيْنِ۔" (٨٠) ولاقيل لأحد مِّنهم كفاحا: "السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِیُّ۔" تأخر الكل عند حجابِ "أَوْ اَدْنٰی۔" (٨١) تقدَّم صاحبُ "دنَا فَتَدَلٰی۔" (٨٢) وجلِّيَتْ عليه عرائس (٨٣) الأكوان فی خلع " لَقَدْ رَاٰی۔" (٨٤) ماتلفت (٨٥) إليهَا بعينِ الاشْتِغَالِ بل تأدَّب بأدبِ "لاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ۔" (٨٦)

ياخاتم الرسل! أنت روح جسد الوجود، أنت ورد بستان الكون، أنت عين حياة الدارين، لك نُظمتْ تمائم الوحی، علی مشامِّ روحِك

(٧٨) إشارة إلی قوله تعالی: لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ۔ سورة النجم :١٨

(٧٩) لم يضع ۔(ت)

(٨٠) إشارة إلی قوله تعالی: فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ۔ سورة النجم :٩

(٨١) إشارة إلی الآية نفسها۔

(٨٢) إشارة إلی قوله تعالی:ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ۔ سورة النجم :٨

(٨٣) عروس۔ (ت)

(٨٤) إشارة إلی قوله تعالی:لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ۔ سورة النجم :١٨ وفی النسخة التركية ذكرت الآية كاملة ۔

(٨٥) التفت۔ (ت)

(٨٦) إشارة إلی قوله تعالی:وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ۔ سورة طه :١٣١

هبَّتْ نسمات عطف لطف القِدم، لك عقد القدر لواءَ "وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔" (٨٧) بعطر الثناء عليك تأرَّج الملكوت الأعلى، من نور علومك أضاء مصباح الشرع، بمصابيح كلماتك تُشرق سمٰوٰت الحِكم، قامت الأنبياء صفوفا خلفه لتأتم بجلالته فى مشهد شهادتهم بتقديمه عليهم، فنادى منادى القدر: ياأصحاب أوكار (٨٨) السعادة و أرباب المحجّة على الخليقة، هذا ثمر (٨٩) العلا، هذا شمس السناء هذا درة تاج الأنبياء عليهم السلام، فاتصلت الرسائل بين المحب والمحبوب، فقال المحبوب المقرَّب: إلٰهى ملحوظ نعمتك (٩٠) ومحفوظ عصمتك وطفل مهدِ عهدِك وغذىُّ لبان لطفك، و ربىُّ حجر جودك، قدكلَّ لسانُه دهشا فى مترادف آلائك، وحار (٩١) بصره فى مراتع نعمائك، فاحلُل عقدة لسانه و اكشف أستار بيانه وأيِّد قوى جنانه فأجابه الجليل جل جلاله وعزَّ نواله: ها نحن قد رفعنا عنك أستار الجلال وأبدينا لك صفات الكمال، لترى ماوراء رداء الكبرياء، وتنظر مافوق العظمة، ومع هذا قدجعلنا قلبَك بيت الحكمة ولسانَك محل الفصاحة، وعنصرَك معدنَ البلاغة، فإذا رجعتَ من سفر الإسراء فـ "نَبِّءْ عِبَادِىْ أَنِّىْ أَنَا الْغَفُوْرُ

(٨٧) إشارة إلى قوله تعالى: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔سورة الضحى :٥

(٨٨) أو كاد ۔(ت)

(٨٩) شمس۔ زيادة فى النسخة التركية۔

(٩٠) عنايتك ۔ (ت)

(٩١) حاد ۔(ت)

الرَّحِيْمُ۔" (٩٢) وبلِّغ خَلْقِى: "أَنِّىْ قَرِيْبٌ أجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إذا دَعَانِ۔" (٩٣) فنطق صاحب الرسالة بلسان "لا أُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔" (٩٤) ثم عاد (و هلال "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى۔" (٩٥) بين عينيه،وبشرى "فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى۔" (٩٦) ملأ قلبه و أذنيه) (٩٧) ورؤساء الملائكة تضع جباهها فى مواطئ (٩٨) قدميه، والرُّوحُ الأمين يحمل غاشية فخرِه بين يديه، وآدم يرفع ألوية جلالته، وإبراهيم ينشر أعلام كرامته، وموسٰى يعيده عودة بعد عودة لينظره نظرة بعد نظرة، وعيسٰى يريد أن يتولى أخبارصاحبِ أهل الأرض بما شاع فى أرجاء السَّماء من اخبارِ صاحبِ "قَابَ قَوْسَيْنِ۔" هذا وبين يديه صلى اللّٰه عليه وعلى آله وبارك وسلَّم ينادى شاويش (٩٩) "هذا عطاؤنا۔" (١٠٠)

(٩٢) إشارة إلى قوله تعالى:نَبِّءْ عِبَادِىْ أَنِّىْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ سورة الحجر:٤٩

(٩٣) إشارة إلى قوله تعالى:وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَإِنِّىْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ سورة البقره:١٨٦

(٩٤) هذا جزء من حديث أخرجه الامام مسلم فى صحيحه عن ابى هريرة عن ام المؤمنين السيده عائشة۔ رضى اللّٰه عنها۔ كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع والسجود۔

(٩٥) إشارة إلى قوله تعالى:مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى۔ سورة النجم:١١

(٩٦) إشارة إلى قوله تعالى:فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى۔ سورة النجم:١٠

(٩٧) زيادة فى السخة التركية ۔

(٩٨) موطئ ۔ (ت)

(٩٩) جاويش ۔ (ت)

(١٠٠) إشارة إلى ما وصف به اللّٰه تعالى ملك سيدنا سليمان عليه السلام قائلا: هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ سورة ص:٣٩

ويترنم بأناشيد "عَبۡدٌ أَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ" (١٠١) تاج شرفه "مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ" (١٠٢) طراز حلته "مَا زَاغَ الۡبَصَرُ" (١٠٣) نادى منادى سلطان عزّه فى طبقات الأكوان و صفحات الوجود بلسان الأمر بالتشريف "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلائكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمَا" (١٠٤)

طهارة نسبه وذاته صلى اللّٰه عليه وسلّم

نسبه الشريف أطهر الأنساب، من خير محتد من أزكى عنصر، من أفضل أصل طاهر، و حسبه الخطير أكرم الأحساب ، من أطيب خيم، من أعرق نجار، من أكمل مجد باهر، و قد يَشۡرُفُ الأصل بشرف الفرع و يفخرالتّالد بالطّارف، ولابدع ففضله عمّ الآباء و الأبناء وبركته شملت الأموات والأحياء، فيه فخر الأسلاف (١٠٥) والأخلاف، ومنه شرف

(١٠١) لعلّهٗ إشارة إلى ما قاله اللّٰه عزّوجل واصفا حال سيدنا عيسى عليه السلام: إِنۡ هُوَ إِلَّا عَبۡدٌ أَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنَاهُ مَثَلاً لِّبَنِيۡ إِسۡرَائِيۡلَ۔ سورة الزخرف: ٥٩

(١٠٢) مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرَاهُمۡ رُكَّعاً سُجَّداً يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانا۔ سورة الفتح: ٢٩

(١٠٣) إشارة إلى قوله تعالى:مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ سورة النجم :١٧

(١٠٤) اشارة الى قوله تعالى: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡماً۔ سورة الأحزاب: ٥٦

(١٠٥) إسلام الأسلاف و الأخلاف (ت)

الأواسط والأطراف، عمود نسبه رصين الثبوت وبيته أشرف البيوت۔ وآله أفضل الآل ثبت لهم بجنابه الوقار والإجلال، اسمه من أحب الأسماء، محمّد فى الأرض ومحمود فى السماء، خاتم النبيين أشرف المرسلين، أكرم الخلق على اللّٰه وأعظم الناس قدرا لديه، صلُّوا وسلموا عليه۔

ظهور الخوارق عند مولده صلّى اللّٰه عليه وسلّم

حُمِل بمحمد فى ليلة الجمعة من رجب ولم يوجد لحمله ثِقل ولاتَعب، العجائب الظاهرة فى حمله أدلُّ دليل على تفرُّده فى فضله، زُخرفت له الجِنان، ابتهجت له الأكوان، أغلقت أبواب النيران، دحضت حجة الشيطان، ذلت الأوثان والأصنام، تساقطت لمولده شرفات الأيوان، ضاء ت الأحلاك، استنارت الأفلاك، ضجّت بالتسبيح (١٠٦) الأملاك۔

فى كل شهر من شهورحمله ينادى منادى شرفهٖ و فضلهٖ أبشروا بالمغانم، آن أن يظهر أبوالقاسم، صاحب العلامة و الخاتم، بأنواع المكارم والمراحم، ولم تزل مدة حمله الكرامات تتوالى والخوارق تتوارد، وألسنة البشائر تتطارح أحاديث شرفه وتتناشد، إلى أن آن أوان ظهوره، وأشرق الوجود بباهر زاهر نوره، و أضاء ت الدنيا و تزخرفت

(١٠٦) للّٰه ـ(ت)

(١٠٧) اشارة الى ما قال اللّٰه عزوجل عن حبيبه صلى اللّٰه عليه وسلم: يا أيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرۡسَلۡنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا وَ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيۡرًا ـ (سورة الاحزاب ، ٤٦،٤٥)

منازل الملكوت الأسنى، ونودى من الصَّفيح الأعلى: ياسكان البسيط الأدنى! اقتبسوا من أنوار ضياء المبعوث "سراجا منيرا۔" (١٠٧) واُشربوا من رحيق مختوم كأس هديه شرابا طهورا، فإنكم فى خفارة إمام الأنبياء، (وسراج الأصفياء و أكرم الأتقياء) (١٠٨) هذا و أشباح ملائكة الله صفوف لاستقباله و أرواحٌ حضورٌ لاقتباس أنوار جماله، واسترت الشمس السمائية لظهور الشمس الأرضية، واختفت الكواكب حياء من طلوع نجم يثرب، وانطفأت (١٠٩) الشهب بتبلج شهاب مكة، واندرجت الأنوار فى شعاع نور محمَّد (١١٠) و جلِّيتُ عروسُ أحمدَ على كرسيِّ حسنهِ المفردِ وُوُلدَ صلى الله عليه وآله وسلم ـ الحمد لله ربِّ العالمين۔

تم الرسالة ـ

(١٠٨) زيادة فى النسخة التركية۔

(١٠٩) وأنطفت (ت)

(١١٠) أنوار النبى المختار۔

تعارفِ مترجم

بقلم: حکیم عظمت اللہ نعمانی

١- نام : ممتاز احمد سدیدی

٢- پیدائش : ٨ دسمبر ١٩٦٦ء (لاہور)

٣- والدگرامی: حضرت علامہ محمد عبد الحکیم صاحب شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

٤- جدِ محترم : حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

٥- تعلیم : (١) فاضل درس نظامی/تنظیم المدارس

(٢) ایم اے عربی (انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی)

(٣) ایم اے عربی (الازہر یونیورسٹی، قاہرہ مصر)

(٤) پی ایچ ڈی عربی (الازہر یونیورسٹی، قاہرہ مصر)

٦- بیعت : بحر العشق والیقین حضرت خواجہ غلام سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ

٧- مشاغل : تدریس، تحقیق، تصنیف، تبلیغ۔

٨- اجازاتِ علمیہ :

(١) محدث الحجاز ڈاکٹر محمد علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) مفتی اعظم مصر ڈاکٹر علی جمعہ حفظہ اللہ تعالی

(۳) ڈاکٹر سعد جاویش (استاذ الحدیث جامعۃ ازہر)

(۴) محدثِ جلیل حضرت علامہ سید یوسف ہاشم رفاعی مدظلہ العالی

(۵) ڈاکٹر صلاح الدین القوصی (قاہرہ)

(۶) الشیخ احمد مختار رمزی حفظہ اللہ (قاہرہ)

(۷) الشیخ مالک بن العربی السنوسی رحمہ اللہ

(۸) الشیخ السید یوسف بن محی الدین النجور الحسنی حفظہ اللہ

(۹) الشیخ ابوبکر المالاباری حفظہ اللہ (الہند)

(۱۰) السیدہ فاطمہ المکیہ رحمہا اللہ تعالی

(۱۱) محدثِ جلیل علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) ڈاکٹر اسامہ محمود الشافعی (قاہرہ، مصر)

۹- سلاسلِ طریقت میں خلافت:

(۱) پیرِ طریقت مفکرِ اسلام حضرت علامہ سید یوسف ہاشم رفاعی مدظلہ العالی

(۲) الدکتور صلاح الدین القوصی (قاہرہ)

(۳) استاذ العلماء والمشائخ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی

(۴) محدثِ جلیل علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت خواجہ غلام حمید الدین معظمی مدظلہ العالی

(۶) پیرِ طریقت حضرت پیر ابومحمد سید احمد اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) استاذ العلماء ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۸) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی قادری مدظلہ العالی

(۹) عالمِ جلیل حضرت مفتی محمد ابوبکر قادری شاذلی مدظلہ العالی

(۱۰) پیرِ طریقت ڈاکٹر کوثر مصطفیٰ منعمی ابوالعلائی (بنگلہ دیش)

عربی و اردو آثارِ علمیہ:

۱۰- اردو تصنیفات :

(۱) امام احمد رضا اور ردِ عیسائیت، غیر مطبوعہ، سن ۱۹۸۷ میں تنظیم المدارس اہل سنت والجماعت کے امتحان برائے شہادۃ العالمیۃ کے لئے لکھا گیا مقالہ (۷۶ صفحات)

۱۱- عربی تصنیفات :

(۱) أدوات القسم فی القرآن الکریم دراسة نحوية، غیر مطبوعہ (انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم اے عربی کے لئے ۱۹۹۴ء کو پیش کیا گیا مقالہ۔

(۲) الشیخ احمد رضاخان البریلوی الهندی شاعرا عربیا (مطبوعه مؤسسة الشرف، بلاهور، ۲۰۰۵ء) (کلیة الدراسات الاسلامیه والعربیه جامعة الازهر قاهره میں ۱۹۹۹ء ایم اے عربی زبان ادب کے لئے پیش کیا گیا مقالہ)

(۳) العلامه محمد فضل الحق الخیر آبادی حیاته وشعره العربی

دراسة تحليلية نقدية، غیر مطبوعہ (كلية الدراسات الاسلاميه والعربيه جامعة الازهر قاهره میں ۲۰۰۴ء کو پی ایچ ڈی عربی زبان ادب کے لئے پیش کیا گیا مقالہ)

۱۲- اردو سے عربی تراجم:

(۱) الامام احمد رضا الحنفى البريلوى وشخصيته الموسوعية، للشيخ كوثر النيازى، اكاديمية رضا، لاهور، ١٤١٣هـ-١٩٩٣م

(۲) دور الشيخ احمد رضاالهندى البريلوى فى مقاومة البدع والرد عليها، للدكتور محمد مسعود احمد۔ اكاديمية رضا، لاهور، ١٤١٦هـ-١٩٩٥م

(۳) سيد الاولياء سيدى احمد كبير الرفاعى،للشيخ جلال الدين الامحدى، مؤسسة الرفاعى،لاهور،٢٠٠٧م

(۴) اقامة القيامه على طاعن القيام لنبى تهامه، للامام احمد رضا، المكتبة القادريه ،لاهور١٤١٩هـ

(۵) طرد الافاعى عن حمى رفع الرفاعى،للامام احمد رضا، ادارة المعارف النعمانية، لاهور، ١٤١٧هـ-١٩٩٧م

(۶) الزمزمة القمرية فى الذب عن الخمرية،للامام احمد رضا، مؤسسة الشرف ، لاهور، ١٤٢٣هـ-٢٠٠١م

(۷) البريلوية فى الميزان،للشيخ محمد عبد الحكيم شرف

القادرى رحمه الله (تحت الطبع)

۱۳- عربی سے اردو تراجم:

(۱) اصلِ مراد حاضری اُس پاک در کی ہے، شیخ محمود سعید ممدوح، مکتبہ قادریہ لاہور

(۲) ذکر ولادتِ خیر الانام ﷺ کے وقت کھڑے ہونا مستحب ہے، شیخ محمود عطار دمشقی رحمہ اللہ، رضا اکیڈمی، لاہور

(۳) ملفوظاتِ رفاعیہ، قطبِ وقت حضرت الشیخ سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ، رفاعی فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۰۷ء

(۴) تین مصری دانشوروں کے اعزاز میں، علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ، رضا اکیڈمی لاہور، سن طباعت ندارد۔

(۵) شہبازِ لامکانی، تصنیف محدثِ تیونس، علامہ محمد بن مصطفیٰ عزوز مکی رحمۃ اللہ علیہ، صفہ فاؤنڈیشن، لاہور ۲۰۱۲ء

(۶) جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند، غوثِ اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ۲۰۱۳ء

(۷) رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور تعلیمات، ڈاکٹر عبد الحلیم محمود رحمۃ اللہ علیہ، غیر مطبوعہ۔

۱۴- فارسی سے اردو ترجمہ:

مرقعِ کلیمی، حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ قادریہ، لاہور، ۱۹۹۵ء

۱۵- مختلف موضوعات پر عربی اور اردو میں بیسیوں مقالات شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔

۱۶- مرتبہ کتب

(۱) جامعہ ازہر شریف میں امام احمد رضا کا تعارف (رضویات کے حوالے سے چند مصری ادیبوں کی تحریروں کے اردو تراجم)

(۲) خدا کو یاد کر پیارے (مجموعۂ مقالات، شرفِ ملت کے چند اصلاحی مقالات کا مجموعہ)

(۳) الخزائن القادریہ (ملا علی قاری کے ایک اور امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دو رسالوں کا مجموعہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف :صفہ فاؤنڈیشن

ہمارے معاشرے میں دعوتِ دین کا کام کئی وجوہ کی بنا پر غیر مؤثر ہو کر رہ گیا ہے۔

اولاً: اس کارِ نبوت کو ہم نے فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ ہمارے مصنفین اور محققین کا سارا زورِ قلم صرف چند فروعی مسائل پر صرف ہو رہا ہے جبکہ دین کی وسیع تر تعلیمات و اشاعت قریب قریب محلِ نظر ہے۔

اغراض و مقاصد:

(1) عصری اور دینی علوم کے امتزاج پر مبنی نصاب تعلیم کے ذریعے ایسے رجال کار کی تیاری جو عصری تقاضوں کے مطابق دین وملت کی ہمہ پہلو خدمت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

(2) عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے کتاب وسنت کی فکر پر مبنی ایمان افروز اور فکر انگیز دعوتی وتبلیغی لٹریچر کی اشاعت۔

(3) ائمہ، واعظین اور خطباء کی تربیت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کے ساتھ ساتھ عامۃ المسلمین کی فکری وروحانی تربیت کے لیے سیمینارز اور مجالس کا اہتمام۔

(4) دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے بیت المال کا قیام جس کے ذریعے تعلیم، صحت اور دیگر رفاہی شعبوں میں معاشرے کے مجبور و مستحق اور محروم افراد کی ہر ممکن مدد کی جا سکے۔

(5) صوفیاء کرام کے روشن افکار اور اثر انگیز تعلیمات کی ترویج واشاعت اور مروجہ نظام خانقاہی و دعوت وتبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اصلاح احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔

(6) قومی اور بین الاقوامی سطح پر علمی وتحقیقی اور دعوتی واشاعتی میدانوں میں سرگرم عمل اہل سنت کے اداروں، قلمکاروں اور دانشوروں کی صلاحیتوں کو مؤثر طور پر بروئے کار لانے کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی اور عملی تدابیر کرنا تاکہ انہیں خدمت دین کے لیے زیادہ سے زیادہ نفع بخش بنایا جا سکے۔

(7) نوجوان نسل کی علمی و عملی، فکری و نظریاتی اور روحانی و اخلاقی تربیت کا مؤثر اہتمام جس کے ذریعے وہ انسانیت کی مخلصانہ اور ماہرانہ خدمت کے اہل ہو سکیں۔

(8) نوجوان نسل کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور ان میں خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کر کے انہیں مثبت اور تعمیری کاموں کے لیے بروئے کار لانا۔

(9) انسداد جرائم کے لیے مؤثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا جس کے ذریعے نوجوان نسل کو جرائم اور منشیات کی لعنت سے نجات دلا کر ان میں صالحیت، ایثار اور خدمت خلق کا جذبہ بیدار کیا جا سکے۔

(10) مرکزی دارالافتاء کا قیام، جس کے ذریعے مختلف النوع، اہم ترین اور حساس معاملات پر اہل سنت کے مؤقف کی بھرپور ترجمانی ہو تا کہ اجتماعی رائے قائم کی جا سکے۔

منصوبہ جات (ان شاء اللہ)

☆......افادۂ عام کے لیے آسان، عام فہم، اور دلنشین لٹریچر کی اشاعت اور اس کی تقسیم

(نوٹ) فاؤنڈیشن ہذا کے زیر اہتمام مختلف اہم موضوعات پر اب تک متعدد کتب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور فاؤنڈیشن کے مخلص اراکین کی وساطت سے ملک اور بیرون ملک ہزاروں افراد میں مفت تقسیم ہو چکی ہیں۔ یہ سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صرف جاری و ساری ہے بلکہ روز افزوں ہے۔

☆......اندرون اور بیرون ملک متلاشیانِ علم دین کے لیے خصوصی خط و کتابت کورسز کا اجراء، جس کے تحت انہیں صرف ڈاک کے اخراجات ادا کرنے پر کورسز مہیا کیے جائیں گے، اختتام پر کامیاب شرکاء کو اسناد جاری کی جائیں گی۔

☆......ائمہ، واعظین اور خطباء کی تربیت کے لیے مختصر دورانیے پر مشتمل ریفریشر کورسز کا انعقاد جن کے ذریعے انہیں قومی اور بین الاقوامی سطح کے نامور علماء کرام کے مواعظ سے استفادہ کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے بہترین کُتب

صُفّہ فاؤنڈیشن

www.suffahfoundation.com
info@suffahfoundation.com
www.facebook.com/suffahfoundation